Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیان میں کوئی مرد یا عورت اَن پڑھ نہ رہے

کتابی علم کے ساتھ کوئی نہ کوئی پیشہ بھی سیکھنا چاہیئے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۱۔ اپریل ۳۹ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔ میں نے خدام الاحمدیہ کے متعلق جو خطبات پڑھے تھے۔ ان میں ایک بات میں نے یہ بیان کی تھی۔ کہ

تعلیم کو عام کیا جائے

اس بارہ میں میں نے خدام الاحمدیہ کو کچھ عرصہ پہلے بعض ہدایات دی تھیں۔ اور مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ قادیان کے دو محلوں میں کام شروع ہے۔ مگر میں چاہتا ہوں۔ کہ یہ کام ساری قادیان میں شروع کر دیا جائے۔ دو محلوں میں دو ماہ تک کام کرنے سے خدام الاحمدیہ کو اس کا تجربہ ہو چکا ہوگا۔ اور قادیان میں اتنے پڑھے ہوئے لوگ موجود ہیں۔ کہ اگر یہاں کے تمام ان پڑھوں کی تعلیم کا ہم انتظام کریں۔ تو یہ کوئی مشکل کام نہیں ہوگا۔ مشکل وہاں ہوتی ہے۔ جہاں پڑھانے والے کم اور پڑھنے والے زیادہ ہوں۔ مگر یہاں پڑھنے والے پڑھانے والوں کا دسواں حصہ ہیں۔ میں نے یہاں کے ان پڑھوں کا جو اندازہ کرایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہاں ایک ایک ان پڑھ احمدی کو پڑھانے کے لئے نو نو آدمی موجود ہیں۔ اور اگر ہم یہ سمجھ لیں۔ کہ ان میں سے ایک حصہ پڑھانے کے قابل نہیں۔ کیونکہ ان میں بچے بھی ہیں۔ اور نوجوان بھی۔ جن کو پڑھانے کا تجربہ نہیں ہوتا۔ تب بھی اس میں تو کوئی شبہ نہیں۔ کہ ایک ایک ان پڑھ کو پڑھانے کے لئے ایک ایک آدمی بڑی آسانی سے میسر آسکتا ہے۔ اور ایسی صورت میں انتظار کی صرف ایک ہی وجہ ہو سکتی ہے۔ کہ جس محکمہ کے سپرد یہ کام کیا جائے۔ اسے تجربہ نہ ہو۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ خدام الاحمدیہ کے لئے

دو تین ماہ کا تجربہ

کافی ہوگا۔ اور اس لئے اب کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہم اس کام میں تاخیر کریں۔

پس آج میں اعلان کرتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ تین دن کے اندر اندر میرے سامنے ایک سکیم پیش کرے۔

اعلانِ تعطیل۔ آج ۲۷ اپریل آخری جمعرات کی تعطیل تھی۔ مگر خطبہ جمعہ شائع کرنے کی وجہ سے تعطیل نہ کی گئی۔ جو ۲۸ اپریل کو کی جائیگی۔ اور اس وجہ سے ۳۰ اپریل کا الفضل شائع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدری صحابہ کا مقام حاصل کرنیوالے مخلصین سے ضروری گذارش

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ "ہر فرد کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ جلد از جلد وعدہ پورا ہو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ کل پر ڈال دیا جائے۔ اس طرح یہ کبھی بھی پورا نہ ہو سکے گا۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ آخر میں ادا کر دیں گے۔ حالانکہ بقایا ہمیشہ ان کے ذمہ رہتا ہے۔ جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ آخر میں دے دینگے"۔ بات یہ ہے۔ کہ جو لوگ وعدہ کرنے کے وقت یہ کہتے ہیں۔ کہ دوران سال میں ادا کر دیں گے۔ ان سے مرکز جب بھی مطالبہ کرے۔ انہیں چاہئے۔ کہ اسی وقت رقم ادا کر دیں۔ کیونکہ انہوں نے مہینہ تو کوئی مقرر نہیں کیا۔ جس کی وجہ سے ان کو کوئی عذر ہو سکے۔ مگر ایسے احباب کا خیال یہ ہوتا ہے۔ کہ دوران سال سے مراد سال کا آخر حصہ ہے۔ اسی وجہ سے وہ خیال کرتے رہتے ہیں۔ کہ ابھی بہت وقت پڑا ہے۔ آخری مہینہ میں ادا کریں گے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ اس کے لئے کوئی ماحول پیدا نہیں کرتے۔ جب آخری مہینہ آتا ہے۔ تو چونکہ اس کے ادا کرنے کا پہلے فکر نہیں ہوتا۔ اس لئے آخری مہینہ میں بھی ادا کرنے سے رہ جاتے ہیں۔ پس ایسے دوستوں سے یہ کہنے کی ضرورت ہے۔ کہ ابھی سے اپنے اخراجات میں کمی کریں۔ اور تحریک جدید کا چندہ قسط وار ادا کرنا شروع کریں۔ اگر وہ اب سے قسط ادا کرنا شروع کریں۔ تو بقیہ ۷ ماہ میں وہ اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کر سکتے ہیں۔ اور ان کو آخر میں ادا کرنے کی بجائے اس طرح ثواب بھی زیادہ ہوگا۔ اور ثواب سے محروم رہنے کی جو ندامت ہے۔ اس سے بھی بچ جائینگے یا دوسری صورت یہ ہے۔ کہ دوران سال کا وعدہ کرنے والے یا کوئی وقت معین نہ کرنے والے رقم ادا کرنے کا مہینہ مقرر کر لیں۔ تا ان کو خیال رہے کہ ہم نے فلاں مہینہ میں چندہ تحریک جدید ادا کرنا ہے۔ اس کے لئے ان کو ادا کرنے کا سامان پیدا کرنے کا فکر ہوگا۔ پس جن احباب نے تحریک جدید سال پنجم کا وعدہ غیر معین کیا ہے۔ وہ بہتر ہے۔ کہ ابھی سے قسط مقرر کر کے اپنا وعدہ سال کے اخیر تک سو فیصدی پورا کریں۔ یا بجائے دوران سال کے وقت معین کر دیں۔ اور اس کی اطلاع اس دفتر میں دیں۔ تاکہ دفتر یاد دہانی نہ کرے۔ یہ بات احباب بھول نہ جائیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار والی الٰہی فوج میں صرف انہی کا نام آ سکتا ہے۔ جو اپنے وعدوں کو ہر سال سو فیصدی پورا کرتے رہے ہوں۔ جنہوں نے مثلاً سال اول۔ دوم۔ سوم۔ اور چہارم میں وعدہ کر کے کسی ایک سال کا چندہ نہیں دیا۔ ان کا نام اس فہرست میں نہیں آئے گا۔

پس وہ احباب جنہوں نے گذشتہ سالوں میں سے کسی ایک سال کا بھی چندہ نہیں دیا۔ خواہ ایسے ہوں۔ کہ مثلاً کسی کا ایک سال کا وعدہ ۱۰۰/- روپے تھا۔ مگر انہوں نے اس میں سے ۷۰/- یا ۸۰/- ادا کئے ہیں۔ ایسے دوست جب تک تیس یا بیس روپے کی رقم ادا کر کے اپنا وعدہ سو فی صدی پورا نہ کریں گے۔ ان کا نام بھی اس فہرست میں نہیں آئے گا۔ کیونکہ ان کا وعدہ سو فی صدی پورا نہیں ہوا ہوگا۔

پس ایسے احباب سال پنجم کا وعدہ سو فیصدی پورا کرنے سے قبل گذشتہ سالوں کی رقم سو فیصدی پوری کریں۔ اس کے بعد سال پنجم کا دیں۔ تا ان کا نام اس فہرست میں آ جائے۔ جو بدری صحابہ کے قائم مقامی کرنے والے مخلصین کی ہے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید
قادیان

پنجاب کے مسلمان اخبارات میں ایک قابل ذکر اضافہ

پنجاب میں مسلمانوں کی آبادی تمام دوسری اقوام کی مجموعی تعداد سے بھی زیادہ ہے۔ لیکن مسلمان اخبارات کیا بلحاظ تعداد اور کیا بلحاظ اشاعت غیر مسلم اخبارات سے بہت پیچھے ہیں۔ ان حالات میں خان مرتضیٰ احمد خان صاحب اور ان کے رفیقان کار کی ہمت اور کوشش قابل داد ہے۔ جنہوں نے "شہباز" ایسا اعلےٰ پایہ کا روزنامہ جاری کیا۔ اور نہایت قابلیت اور سلیقہ کے ساتھ اسے مرتب کر رہے ہیں۔

خان مرتضیٰ احمد خان صاحب اور ان کے معاونین کی اخباری قابلیت مسلم ہے۔ اور احرار کی شورش کے زمانہ میں جماعت احمدیہ کے خلاف اخبار "احسان" میں ان اصحاب کی تحریریں ہمارے دل میں اس لئے اذیت کے ساتھ ہی افسوس بھی پیدا کرتی تھیں۔ کہ یہ اپنی قابلیت سے کوئی مفید کام لینے کی بجائے اسے ضائع کر رہے ہیں۔ آخر تھوڑے ہی عرصہ میں جب ان پر احرار کی حقیقت واضح ہو گئی تو انہوں نے نہایت دلیری اور جرأت سے احرار کا پول کھول کر ثابت کر دیا۔ کہ احرار کی حمایت وہ کسی ادنےٰ غرض سے نہیں۔ بلکہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو کر کرتے رہے کہ وہ کوئی مفید کام کر سکیں گے۔

اب جب کہ انہوں نے "شہباز" جاری کیا ہے۔ ان کے جاننے والوں نے بڑی خوشی سے اس کا خیر مقدم کیا ہے۔ اور آثار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ "شہباز" بہت جلد عام مقبولیت حاصل کرے گا۔ کیونکہ وہ ان کوتاہیوں کو دور کرنے کی سرگرم کوشش کر رہا ہے۔ جو عام طور پر مسلمان روزانہ اخبارات میں پائی جاتی ہیں۔ یہ کام اگرچہ کٹھن ہے تاہم ناممکن نہیں۔ اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ "شہباز" اگر پارٹی بازی میں نہ الجھ گیا۔ بلکہ ہر مفید چیز کو مفید اور مضر کو مضر قرار دینے کی پالیسی پر قائم رہا۔ تو ضرور کامیاب ہوگا۔

پہلے کام پیچھے دام

پچھلے دنوں غیر احمدی اخبارات میں ایک اشتہار بڑے شد و مد سے شائع ہوا کرتا تھا۔ کہ مولوی محمد شفیع مہتمم دار التدریس والاشاعت دیوبند نے ختم نبوت فی القرآن میں ایک سو ایک آیت سے اور ختم نبوت فی الحدیث میں دو سو دس احادیث سے ختم نبوت پر بحث کر کے قادیانیت کا خاتمہ کر دیا ہے۔ مگر ایک عرصہ سے اب ان کتابوں کا اشتہار شائع ہونا بند ہو گیا۔ کیونکہ ان دونوں کتابوں کا جواب حضرت علامہ سید ابو البرکات صاحب محقق دہلوی جانشین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے ساڑھے چار سو آیت سے دندان شکن جواب دیکر جواب الجواب پر دس ہزار روپیہ کا انعامی چیلنج دیا۔ مگر آجتک غیر احمدی علماء اس کتاب کا جواب نہ دیکھ سکے۔ اس کتاب میں اس قدر محققانہ سیر کن مفصل اور دلچسپ رنگ میں دونوں دیوبندی کتابوں کا جواب دیا گیا ہے۔ کہ احمدی دوستوں نے ہاتھوں ہاتھ کتاب خرید لی اور کتاب کی مانگ جاری رہی مگر دوبارہ چھپوائی نہیں گئی۔ اب کچھ کتابیں اتفاق سے ایک جگہ سے ہمیں مل گئی ہیں۔ جن اصحاب کو ضرورت ہو۔ وہ روپیہ قیمت بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دیں۔ وی۔ پی نہیں ہوگا۔ کیونکہ بعض اصحاب وی پی منگوا کر واپس کر دیتے ہیں۔ البتہ جو اصحاب اس کتاب نایاب کی خوبیوں سے واقف نہیں۔ وہ اس کتاب کو مفت منگوا کر ملاحظہ فرمالیں۔ ایسے اصحاب کو نہ صرف کتاب بلا قیمت روانہ کر دی جائے گی۔ بلکہ محصولڈاک بھی اپنے پاس سے لگا کر ہم روانہ کریں گے۔ کتاب پسند آئے تو ایک ہفتہ کے اندر قیمت روانہ کر دیں۔ ورنہ کتاب واپس کر دیں۔ کتابیں تھوڑی سی ہیں۔ اسلئے جلدی کیجئے۔ المشتہر منیجر بکنگ منار خیبن بازار دہلی

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

جنگ کے متعلق وزیر اعظم برطانیہ کا اعلان

۲۶ اپریل برطانوی پارلیمنٹ کے ہاؤس آف کامنز میں مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم نے جبری فوجی بھرتی کا اعلان کرتے ہوئے کہا۔ کہ اٹھارہ اور اکیس سال کی عمر کے نوجوانوں کے لئے فوجی خدمات سرانجام دینا لازمی ہے۔ انہیں چھ ماہ کی ٹریننگ دی جائے گی اس سلسلہ میں فوراً ہی ایک بل پیش کیا جائیگا۔ مسٹر چیمبرلین نے اپنی تقریر کے دوران میں بیان کیا کہ مسلح ہونے کا موجودہ طریقہ پرانا ہو چکا ہے۔ اور اب اس کے ساتھ جدید پیدا شدہ حالات کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ اب وہ وقت نہیں۔ کہ پہلے الٹی میٹم دے کر جنگ شروع کی جائے۔ ایسے نوجوانوں کو اجازت ہوگی کہ ٹیریٹوریل فوج میں ساڑھے تین سال تک کام کریں۔ اور جو یہ نہ کرنا چاہیں۔ وہ سپیشل ریزرو فوج میں منتقل ہو سکیں گے۔ ٹریننگ برطانیہ ہی میں دی جائے گی اور صرف جنگ کی صورت میں انہیں غیر ممالک میں بھیجا جائے گا۔

حکومت کا منشا ہے کہ اسلحہ سازی میں منافع پر پابندی عائد کر دی جائے۔ اس سلسلہ میں ایک قانون عنقریب پاس کیا جائیگا۔ اور منافع کمانے والوں کے لئے خاص سزا تجویز کی جائیگی۔ جو لوگ اپنے ایمان اور ضمیر کی آواز سے مجبور ہو کر جنگ میں شریک ہونا نہیں چاہیں گے۔ ان کو جبری بھرتی سے مستثنیٰ قرار دینے کے لئے ایک ٹریبونل قائم کیا جائیگا۔ لیکن ان پر بھی ایک شرط عائد کی جائے گی۔ کہ وہ قومی اہمیت کے دیگر کاموں میں حصہ لیں۔ عوام کی دولت اور جائداد پر حکومت کے اختیار کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ لوگوں کی دولت پر پیشتر ہی حکومت کا انکم ٹیکس اور دوسرے ٹیکسوں کی شکل میں کافی قبضہ ہے۔ برطانیہ نے براعظم یورپ کے مختلف ممالک سے ڈیفینس کے متعلق امداد کرنے کے جو معاہدے کئے ہیں۔ ان کی بناء پر مذکورہ ممالک کے زور ڈالنے پر حکومت برطانیہ کو جبری بھرتی کا فیصلہ کرنا پڑا ہے۔ اس طرح امید ہے کہ تقریباً ۲ لاکھ رنگروٹ مل جائیں گے۔ بھرتی کے لئے جماعتی امتیاز نہیں ہو گا۔ صرف صحت کی خرابی کی صورت میں معافی مل سکے گی۔

انڈیا ایکٹ میں ترمیم کا بل

۲۵ اپریل کو ہاؤس آف لارڈز میں لارڈ زٹیلینڈ نے گورنمنٹ آف انڈیا میں ترمیم کا بل دوسری خواندگی کے لئے پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ تجربہ سے اس ایکٹ میں بعض نقائص ظاہر ہوئے ہیں جن کی اصلاح ضروری ہے۔ اور اس قدر طویل اور پیچیدہ ایکٹ میں چند خامیوں کا پایا جانا کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ بل ہذا میں جو ترامیم پیش کی گئی ہیں۔ وہ صوبجاتی گورنمنٹوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور اس لئے اظہار رائے کے لئے ان کے پاس بھیج دی گئی تھیں۔ اور انہوں نے اس کے متعلق جو تجاویز ارسال کی ہیں۔ وہ بہت حد تک ممکن العمل ہیں۔ بنگال گورنمنٹ نے اس بل کے متعلق بہت سوچ و فکر سے کام لیا ہے۔ پنجاب گورنمنٹ نے صدق دلانہ تعاون کا وعدہ کیا ہے۔ اور اس کے لئے میں ان دونوں کا ممنون ہوں۔ تین گورنمنٹوں نے اس کے متعلق کوئی رائے ظاہر نہیں کی۔

اس بل کے کلاز ۱۲۶ کا مقصد جنگ کی صورت میں مرکزی حکومت کو بعض ایگزیکٹو اختیارات دینا ہے۔ اور صوبجاتی گورنمنٹوں نے اس کی مخالفت کی ہے لیکن یہ کلاز بہت ضروری ہے۔ سنٹرل گورنمنٹ کو اختیارات منتقل کرنے پر جو اعتراضات کئے گئے ہیں۔ میں ان کو تسلیم کرتا ہوں۔ لیکن واضح الفاظ میں یہ اعلان کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ سنٹرل گورنمنٹ کے اختیارات میں توسیع عام حالات کے لئے نہیں۔ بلکہ جنگ کے ایام کے لئے ہے۔ اور جنگ کی صورت میں یہ بہت ضروری ہے۔ کہ نہ صرف پالیسی ایک ہو بلکہ کنٹرول بھی ایک ہو۔ روزمرہ کے ایڈمنسٹریشن پر یہ بل ہرگز اثر انداز نہیں ہوگا۔ اس بل سے ہمارا مقصد صوبجاتی حکومتوں کے اختیارات کو سلب کرنا نہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ وہ مرکزی حکومت کے ساتھ مل کر کام کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یمن کے متعلق دارالعوام میں سوال

ایک گذشتہ پرچہ میں یمن میں اطالوی اسلحہ وغیرہ کی بکثرت درآمد کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ جس سے یہ شبہ قوی ہوتا ہے۔ کہ اٹلی کی نظر اس پر ہے۔ چنانچہ ۲۶ اپریل کو دارالعوام میں سوال کیا گیا۔ کہ آیا حکومت کو ان سرگرمیوں سے آگاہی ہے۔ جو حکومت اٹلی نے یمن میں شروع کر رکھی ہیں۔ اور کیا حکومت نے اس امر کا اطمینان کر لیا ہے۔ کہ اس غریب کا بھی وہی حشر نہ ہوگا۔ جو البانیہ کا ہو چکا ہے۔ اس کے جواب میں حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ اسے ان سرگرمیوں کا علم ہے۔ اور ان علاقوں میں اس کے مفاد اس قدر ہیں۔ کہ وہ انہیں نظر انداز نہیں کر سکتی۔ نیز یہ کہ برطانیہ اور اطالیہ کے مابین ایک معاہدہ ہے۔ جس کی رو سے وہ یمن پر اثر ڈال نہیں سکتا۔

اٹلی کے ساتھ برطانیہ کا اس قسم کا معاہدہ البانیہ کے متعلق بھی تھا۔ اور جب اس کے باوجود البانیہ کو کوئی فائدہ نہ پہنچ سکا۔ تو یمن کے بارہ میں کسی ایسے معاہدہ پر اطمینان کا اظہار نہایت ہی عجیب بات ہے۔

روس اور ترکی کے تعلقات

ماسکو کی ۲۶ اپریل کی اطلاع مظہر ہے کہ نائب وزیر خارجہ روس ترکی روانہ ہو گئے ہیں۔ تاکہ ترکی کے وزیر خارجہ سے برطانوی تجاویز کے متعلق گفتگو کریں۔ عام خیال یہ ہے۔ کہ روس ترکی کے بغیر برطانیہ اور فرانس سے کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہتا۔

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان کے تحفے

غیر مسلموں کے مقابلہ میں اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ واقع کشمیری بازار لاہور کے بے نظیر تحفے ہمیشہ استعمال فرمائیں۔

چنبیلی آملہ ہیئر آئل رجسٹرڈ یہ تیل یونانی ادویات اور طب جدید کے اصول کے مطابق خاص کیمیاوی طریق سے روغن کدو اور سرسوں میں تیار کیا جاتا ہے جو کہ بالوں کو سیاہ جلد کو نرم خشکی کو دور دماغ کو قوت اور آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے بالوں کو گرنے سے بچا کر لمبا۔ خوشنما اور سیاہی پر لاتا۔ نزلہ و زکام کو دور کرنا اس تیل کا خاص وصف ہے باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت نہایت ہی کم رکھی گئی ہے امید ہے۔ کہ ایکبار ضرور استعمال فرما کر ہماری حوصلہ افزائی کریں گے۔ قیمت فی سیر مبلغ چار روپے بوتل مبلغ تین روپیہ آدھا ایکروپیہ آٹھ آنہ۔ پاؤ بارہ آنہ نمونہ کی شیشی چار آنہ۔

گلزار سینٹ فلاور موسم بہار کے تازہ اور چیدہ چیدہ پھولوں کی روح زمانہ حال کی خوشبوؤں کا شہنشاہ جو کہ منٹ منٹ کے بعد اپنی خوشبو کو بدلتا ہے اور خوشبو کئی روز تک قائم رہتی ہے قیمت فی تولہ ۱ شیشی کلاں بارہ آنہ نمونہ چار آنہ اس کے علاوہ ہمارے کارخانہ میں ہر قسم کے عطریات۔ روغنیات۔ کریم پسنو سرخی۔ پاؤڈر صابون وغیرہ بازار سے مقابلتاً ارزاں فروخت کرتے ہیں فہرست طلب کرنے پر مفت روانہ کی جاتی ہے ہماری اشیاء اپنے شہر کے تمام جنرل مرچنٹوں سے خرید فرمائیں۔

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ دیو فیوم کشمیری بازار لاہور

نمبر ۹۸ جلد ۲۷ — روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۳۹ء

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

الہ آباد ۲۶ اپریل۔ کانگرس کے جن ممبروں نے ورکنگ کمیٹی سے استعفیٰ دیا تھا ان کے رویہ میں ابھی تک کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوئی۔ ان کا بیان ہے کہ اگر سبھاش بابو صدر کے عہدہ سے علیحدہ نہ ہوئے تو وہ نئی ورکنگ کمیٹی میں شامل نہیں ہونگے۔

لکھنؤ ۲۶ اپریل۔ شیعہ سنی جھگڑے کے پیش نظر گورنمنٹ نے شہر میں تعزیری پولیس بٹھا دی ہے جو ۲۰۰ افسروں اور کانسٹیبلوں پر مشتمل ہے اس کا خرچ شیعہ اور سنی مسلمانوں سے وصول کیا جائے گا۔

استنبول ۲۶ اپریل۔ حکومت ترکی نے حکومت جرمنی کے سوال کے جواب میں لکھا ہے۔ کہ ہمیں جرمنی سے حملہ کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اگر ترکی پر کسی نے حملہ کیا۔ تو وہ اس کا خاطر خواہ مقابلہ کرسکتا ہے۔

کراچی ۲۶ اپریل۔ حکومت افغانستان کے بڑے جہاز کے ذریعہ ۱۲ اطالوی ساخت کے ٹینک آئے جن کا وزن ۶۰ ٹن ہے ہر ٹینک میں دو مشین گنیں ہیں جن سے سولہ سو گولیاں ایک راؤنڈ میں چلائی جاتی ہیں۔

مدراس ۲۶ اپریل۔ فرانسیسی ہندوستان کے گورنر کو فرانس بلا لیا گیا ہے۔ جہاں آپ نوآبادیات کی کانفرنس میں شامل ہونگے۔

کلکتہ ۲۶ اپریل۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں مندرجہ ذیل اہم امور پر غور کیا جائے گا۔ (۱) بین الاقوامی صورت حالات اور اس کے متعلق ہندوستان کو کانگرس کی راہنمائی میں کیا رویہ اختیار کرنا چاہئیے۔ (۲) گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں ترمیم کا بل جس کی غرض صوبجاتی وزراء سے اختیارات چھیننا ہے۔ (۳) ہندوستان کی ریاستوں کی موجودہ حالت۔ راجکوٹ کا معاملہ اور ریاستوں میں ستیہ آگرہ کا معاملہ (۴) کانگرس کے کانسٹی ٹیوشن میں ضروری تبدیلیاں۔

بمبئی ۲۵ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ لارڈ لنلتھگو کے بعد لارڈ ٹرنچرڈ کو ہندوستان کا وائسرائے بنایا جائیگا۔ آپ فوجی مارشل اور لنڈن میں پولیس کمشنر کے عہدے پر رہ چکے ہیں۔

حیدر آباد ۲۶ اپریل۔ ریاست میں اصلاحات کا اعلان عنقریب ہونے والا ہے سٹیٹ کانگرس کے ورکر سرگرم نظر آتے ہیں۔

الہ آباد ۲۶ اپریل۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے جلسہ میں پیش کرنے کے لئے پرائیویٹ ریزولیوشنوں کی تعداد ۱۱۶ تک پہنچی ہے۔ یہ تعداد گذشتہ اجلاسوں کی تعداد سے بہت زیادہ ہے۔ امید ہے یہ اجلاس کافی لمبا ہوگا۔

دہلی ۲۶ اپریل۔ ریاست بھوپال میں قانون جاری کیا جا رہا ہے۔ جس کے ماتحت کوئی سرکاری ملازم اپنی دو ماہ کی تنخواہ سے زیادہ خرچ شادی پر کریگا تو اسے سزا دی جائیگی۔

بھوپال ۲۵ اپریل۔ ریاستی اسمبلی میں شاردا ایکٹ کی طرح کا ایک قانون پیش کیا گیا ہے جسے حکومت اور اکثریت کی تائید حاصل ہے۔ یقین ہے کہ یہ قانون ضرور پاس ہوجائیگا۔

الہ آباد ۲۶ اپریل۔ آج کلکتہ میں گاندھی جی اور مسٹر سبھاش بوس کے درمیان ملاقات ہونے والی ہے جس میں دیگر امور کے علاوہ اس خط پر بھی تبادلہ خیالات کیا جائے گا جو مسٹر سبھاش نے راجکوٹ کے معاملہ میں وائسرائے کو لکھا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گاندھی جی معاملے کو طول دینے کی کوشش نہیں کریں گے۔

لاہور ۲۶ اپریل۔ کسان مورچہ کے سلسلہ میں دفعہ ۱۴۴ یکم مئی تک دوبارہ نافذ کر دی گئی ہے۔

لاہور ۲۶ اپریل۔ سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب چند روز آرام کے لئے پالم پور روانہ ہوگئے ہیں۔ اس کے بعد آپ شولاپور بھی جائیں گے

مدراس ۲۶ اپریل۔ مدراس گورنمنٹ نے احکام جاری کئے ہیں۔ کہ گورنمنٹ میڈیکل سروس کے ممبر پرائیویٹ پریکٹس نہیں کرسکتے۔

لکھنؤ ۲۶ اپریل۔ سیتاپور اور بنارس کی خالی فوجی بارکوں میں عارضی طور پر ان قیدیوں کو رکھا جائے گا۔ جو شیعہ سنی ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں گرفتار کئے گئے ہیں۔ آج ۲۰۹ شیعہ گرفتار کئے گئے۔ کل گرفتار شدگان کی تعداد ۵۶۰۰ ہے۔

حیدر آباد ۲۶ اپریل۔ عثمانیہ یونیورسٹی کے جن طلباء کو بندے ماترم گیت گانے کی وجہ سے علیحدہ کیا گیا تھا۔ انہیں واپس لانے کے لئے کوشش ہو رہی ہے۔ طلباء کی طرف سے جو مطالبات پیش کئے گئے تھے ان پر غور کیا جا رہا ہے

بمبئی ۲۵ اپریل۔ مسٹر جناح نے راجہ صاحب محمود آباد کو بذریعہ تار پیغام بھیجا ہے۔ کہ مسلم لیگ شیعہ سنی تنازعہ کا تصفیہ کرانے میں امداد دینے کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ اس تحریک کے رہنما اور لیڈر اس معاملہ کو اس کے سپرد کر دیں۔

لورپول ۲۶ اپریل۔ آج یہاں بم پھٹنے کی پانچ واردات ہوئیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ان وارداتوں میں آئرش ریپبلکن پارٹی کا ہاتھ ہے

لنڈن ۲۵ اپریل۔ ایک جرمن وفد کی کوشش سے بلغاریہ کے ساتھ حکومت جرمنی کا معاہدہ ہوگیا ہے جرمنی کی طرف سے وہاں سیسہ۔ تانبہ اور تیزاب وغیرہ کے کارخانے کھولے جائیں گے

چنگ کنگ ۲۵ اپریل۔ چینیوں کا بیان ہے کہ پچھلے ماہ کے آخری ہفتہ میں ۹۸۴۴۲ جاپانی افسر اور سپاہی ہلاک ہوئے۔ ۴۳۴ لڑائیوں میں ۷۰ جاپانی پکڑے گئے۔ اس دوران میں چینیوں نے جاپانیوں کے ۷۵۷ مکانات ۲۳۰۳ بندوقوں ۳۶ توپوں اور گولیوں کے ۳۴۲۷۶۹۷ راؤنڈوں پر قبضہ کیا۔ ۱۲ جاپانی ٹینکوں کو خراب کیا گیا اور سات جہازوں کو توڑ ڈالا گیا۔

لاہور ۲۶ اپریل۔ آج رات کے دس بجے خان صاحب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامینر وفات پاگئے۔ آپ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے سرگرم ممبر تھے

لنڈن ۲۵ اپریل۔ کل دارالعوام میں نائب وزیر خارجہ نے کہا کہ حال ہی میں حکومت میکسیکو اور ضبط شدہ تیل کے چشموں کے نمائندوں کے درمیان گفت و شنید ہوئی تھی۔ لیکن صورت حال میں کوئی ایسی تبدیلی نہیں ہوئی۔ جس سے حکومت برطانیہ میکسیکو سے دوبارہ سیاسی تعلقات قائم کرنے کے اقدام میں حق بجانب ہوسکے۔

پیرس ۲۵ اپریل۔ فرانس میں غیر ملکی پراپیگنڈا کو دبانے کے لئے احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔ ایسا کرنے والوں کو ۵ سال قید اور ۶۰۰ پونڈ جرمانے کی سزا دی جاسکے گی۔

لکھنؤ ۲۶ اپریل۔ آج یوپی اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں کہا گیا۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں ترمیم کے بل کے متعلق وزیر ہند کو مطلع کر دیا گیا ہے کہ ہندوستان کے لوگوں کی متفقہ رائے اس کے خلاف ہے۔ اور کہ یوپی گورنمنٹ کو بل کے کلاز ۱۲ پر خاص طور پر اعتراض ہے

کراچی ۲۶ اپریل۔ ادم سنڈلی کے متعلق سندھ گورنمنٹ نے جو ٹریبونل مقرر کیا تھا۔ اس نے اپنی رپورٹ تیار کرلی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے اسے مخرب اخلاق سوسائیٹی قرار دیا ہے عنقریب گورنمنٹ کی طرف سے اس کے متعلق فیصلہ کا اعلان کر دیا جائیگا۔

کلکتہ ۲۶ اپریل۔ آج کارپوریشن کے سپیشل اجلاس میں مسٹر سبھاش چندر بوس کی تجویز پر مسٹر این۔ سی سین اتفاق رائے سے کارپوریشن کے میئر اور پرنس یوسف مرزا (کانگرسی) ڈپٹی میئر منتخب کئے گئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سرینگر (کشمیر)

یکم اپریل ۱۹۳۹ء سے

ریل اور سڑک کے سفر کے مشترکہ ٹکٹ

واپسی سفر کو ختم کرنے کیلئے چھ ماہ تک قابل استعمال ہوں گے

نارتھ ویسٹرن۔ ایسٹ انڈین۔ بمبئی بڑودہ۔ اور سنٹرل انڈیا اور جی آئی۔ پی۔ ریلوے کے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں سے رعائتی نرخوں پر ملیں گے۔

ان ٹکٹوں سے آپ کار یا بس میں

۲۰۰ میل تک سفر کرنے کے مجاز ہوں گے

مزید تفصیلات اور باتصویر پمفلٹوں کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر لکھئے۔

چیف کمرشل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس نے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہو گی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا ہے ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بنکر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی مبہی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (۲؎)

نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

عطر کی آٹھ شیشیوں کے خریدار کو گھڑی مفت

ایک عدد اصلی لیور پاکٹ واچ گارنٹی چھ سال یا ایک عدد اصلی جرمنی ٹائم پیس گارنٹی بارہ سال بمعہ بیش بہا تمغہ جات مفت

آٹو دل خوش تازہ پھولوں کا عطر ہے۔ اس کی آٹھ شیشی یکمشت دو روپیہ دس آنہ میں خریدنے والے کو ایک عدد اصلی فونٹین پن بمعہ چودہ کیرٹ رولڈ گولڈ نب۔ ا عدد خوبصورت موتیوں کا ہار ا عدد اصلی لیور پاکٹ واچ گارنٹی چھ سال یا ا عدد اصلی جرمنی ٹائم پیس گارنٹی ۱۲ سال مفت دیا جائے گا۔ یہ رعایت بار بار نہیں ہو گی۔ صرف کمپنی کی مشہوری کی خاطر تھوڑے عرصہ کے واسطے رعایت کی گئی ہے۔ فوراً منگوائیں۔ ورنہ یہ موقعہ بار بار ہاتھ نہیں آتے۔ محصولڈاک و پیکنگ علاوہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ **جنرل منیجر جنیوا کمرشل ایجنسی پٹھانکوٹ ۱۲ (انڈیا)**

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ مراد علی۔ خدا بخش پسران حاکم ذات جٹ سکنہ موڑکی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۶ جون ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۳۹ء

(دستخط) **جناب سردار شو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے ایل ایل بی**

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ (بورڈ کی مہر)

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت شیخ عبدالحمید صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی پی سی۔ ایس سب جج بہادر درجہ سوئم امرتسر

دعویٰ یا اپیل دیوانی ۸۶

ہرنام داس ولد ٹھاکر داس قوم برہمن ساکن بل کلاں تحصیل وضلع امرتسر بنام الہ داد ولد رحیم بخش قوم جٹ ساکن دوبرجی مشمولہ لوہیاں کلاں تحصیل امرتسر ضلع امرتسر حال وارد چک ۲۵۹ ڈاکخانہ کنگیلا ضلع میرپور تحصیل جہن آباد کوٹ بابو خیرالدین والئی۔ ملک سندھ۔

دعویٰ ۱۵۰/۱/۰ بکفالت مکان مرہونہ بنام الہ داد ولد رحیم بخش مدعا علیہ مذکور مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی الہ داد مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام الہ داد مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۸ ۵/۳۹ کو مقام امرتسر حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی

آج بتاریخ ۲۴ ۴/۳۹ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ مہر عدالت۔ دستخط حاکم

کویراج گوبند سہائے گپتا

پوشیدہ امراض کے ماہر معالج

عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض یعنی گپت روگوں کا علاج بڑی کامیابی کیساتھ کرتے ہیں۔ اگر کوئی بھائی بہن پوشیدہ امراض میں مبتلا ہو تو اپنا مفصل حال بھیج کر کویراج جی کی لیاقت اور دست شفا سے فیض اٹھائیں

غریبوں کا علاج مفت

خط و کتابت کا پتہ:۔ کویراج گوبند سہائے گپتا پوسٹ بکس لاہور

ضرورت رشتہ

قریشی خاندان کی ایک لڑکی عمر ۱۴ سال کے لئے جس کی تعلیم ساتویں جماعت تک ہے۔ رشتہ کی ضرورت ہے۔ سید یا قریشی قوم کو ترجیح دی جائے گی۔ لڑکی امور خانہ داری سے بخوبی واقف ہے۔

معرفت شیخ محمد یوسف سکرٹری جماعت احمدیہ متصل مسجد احمدیہ لائل پور

کہ کس طرح قادیان کے سب محلوں میں ایک ہی وقت میں تعلیم کو عام کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ میں بتا چکا ہوں

تعلیم سے میرا مقصد

یہ ہے۔ کہ قرآن ناظرہ پڑھنا آتا ہو اردو لکھ پڑھ سکے۔ اور دستخط کر سکے یعنی تھوڑا بہت لکھنا آ جائے۔ اور یہ کوئی مشکل بات نہیں۔ لیکن جہاں میں خدام الاحمدیہ کے سپرد مردوں کی تعلیم کا کام کرتا ہوں۔ وہاں میں لجنہ کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس سکیم کو عورتوں میں رائج کریں اور کوشش کریں۔ کہ

ہر عورت لکھنا پڑھنا سیکھ جائے

اور اس کام میں انہیں جس قسم کی مدد کی بھی ضرورت ہو گی۔ وہ ہم مہیا کرینگے یہاں عورتوں میں تعلیم اتنی عام ہے۔ کہ ان پڑھ عورتوں کو پڑھانے کے لئے انہیں مردوں کی امداد کی ضرورت نہیں ہو گی۔ البتہ انتظامی لحاظ سے ان کو ضرورت ہو سکتی ہے۔ جو ہم مہیا کر دیں گے۔ لیکن اگر تعلیم کے لئے بھی ان کو ضرورت محسوس ہو۔ تو ایسے معمر اور قابل اعتماد مردوں کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔ جو پس پردہ تعلیم دے سکیں۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ اس کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔

پس میں خدام الاحمدیہ کے سامنے یہ بات رکھتا ہوں۔ کہ وہ کسی ایسی سکیم پر غور کریں۔ جس سے تین ماہ کے اندر اندر تمام مردوں کو تعلیم دینے کا مقصد پورا ہو سکے۔ (بعد غور اور مشورہ خدام الاحمدیہ

چھ ماہ کا عرصہ

مقرر کیا گیا ہے) اور خدام الاحمدیہ نے سکیم پیش کر دی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اپریل کے باقی دن اگر تیاری کے لئے بھی سمجھ لئے جائیں تو مئی۔ جون۔ جولائی تین ماہ کام کے لئے ہو سکتے ہیں۔ وہ مجھے بتائیں کہ کوئی ایسی کوشش کی جا سکتی ہے یا نہیں۔ کہ جس سے یکم اگست کو قادیان میں کوئی ایک مرد اور کوئی عورت بھی ان پڑھ نظر نہ آئے۔ (اب یکم نومبر آخری تاریخ مقرر کی گئی ہے۔) جیسا کہ میں بتا چکا ہوں عورتوں کی ذمہ داری ان پر نہیں بلکہ لجنہ پر ہے۔ ان کے ذمہ مردوں اور دس سال سے زیادہ عمر کے بچوں کی تعلیم ہے۔ اور وہ کوشش کریں کہ یکم اگست (نومبر) کو کوئی مرد اور دس سال کی عمر کا بچہ ان پڑھ نہ رہے۔ یکم اگست (نومبر) کو ہم قادیان کا عام امتحان لیں گے۔ اور میں خود اس کی نگرانی کروں گا۔ اگست (نومبر) کے پہلے ہفتہ میں باری باری سب کا امتحان ہو گا۔ اور ان کو ثابت کرنا ہو گا کہ

یہاں کوئی ان پڑھ باقی نہیں

ممکن ہے بعض آدمی اس وقت میں پڑھنا نہ سیکھ سکیں۔ اور ایسے لوگوں سے ہم درخواست کریں گے۔ کہ وہ پندرہ بیس روز یا مہینہ اپنا کام چھوڑ کر پڑھائی میں لگے رہیں۔ اور پڑھائی کے مقابلہ میں یہ کوئی بڑی قربانی نہیں بلکہ بہت فائدہ بخش ہے۔ قربانی تو دراصل پڑھانے والے کرتے ہیں۔

پڑھنے والوں کا اپنا فائدہ

ہے۔ اس لئے جو لوگ سمجھیں کہ وہ اس عرصہ میں لکھنا پڑھنا نہ سیکھ سکیں گے۔ ان کو چاہیئے کہ وہ کچھ وقت اس کے لئے وقف کر دیں۔ اور اس عرصہ میں کوئی اور کام نہ کریں مجھے اس وجہ سے جلدی ہے کہ میں چاہتا ہوں قادیان سے فارغ ہو کر ہم گاؤں کی طرف توجہ کریں۔ وہاں کام زیادہ مشکل ہو گا۔ کیونکہ وہاں پڑھنے والے زیادہ اور پڑھانے والے کم ہوں گے۔ اور ضرورت ہو گی۔ کہ ہم قادیان سے پڑھانے والے بھیجکر اردگرد کے دیہات میں تعلیم عام کریں اور اگر ہم دو سال میں بھی اس امر میں کامیاب ہو جائیں کہ اس وقت تک جو لوگ احمدی ہو چکے ہوں۔ ان میں کوئی ان پڑھ نہ رہے تو یہ ایک ایسا شاندار کام ہو گا۔ کہ جس کی مثال ہندوستان میں نہ مل سکے گی۔ آج کل ہندوستان میں

تعلیم عام کرنے کا چرچا

ہو رہا ہے۔ اور کانگرس وغیرہ ادارے بھی اس کی طرف متوجہ ہیں۔ پہلے ہماری جماعت تعلیمی لحاظ سے سب سے آگے تھی۔ لیکن اب چونکہ دوسرے لوگوں میں بھی تعلیم کو عام کرنے پر بہت زور دیا جا رہا ہے۔ اس لئے خطرہ ہے کہ وہ آگے نہ نکل جائیں۔ اور وہ مقام جو سالہا سال سے اللہ تعالےٰ نے ہم کو عطا کر رکھا ہے وہ ہم سے چھینا نہ جائے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم اس معاملہ میں بھی دوسروں سے آگے ہی رہیں۔ کئی سال ہوئے میں نے تحقیقات کرائی تھی۔ تو معلوم ہوا کہ قادیان میں

پڑھنے کے قابل لڑکیاں

سو فی صدی لکھ پڑھ سکتی ہیں۔ مگر اب جو تحقیقات کرائی تو چونکہ یہاں باہر سے آکر لوگ آباد ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے اب کئی لڑکیاں ان پڑھ موجود ہیں۔ پہلے مرد یہاں پچاسی فیصدی تعلیم یافتہ تھے۔ مگر اب نوے فیصدی ہیں گویا مردوں کی تعلیم کے لحاظ سے ہم نے ترقی کی ہے۔ لیکن لڑکیوں کی تعلیم کے لحاظ سے تنزل ہے۔ پہلے یہاں کوئی ان پڑھ لڑکی نہ تھی۔ مگر اب ہیں اور میں چاہتا ہوں۔ کہ ایک طرف تو ہم لڑکیوں کی تعلیم کی طرف متوجہ ہوں اور دوسری طرف مردوں کی تعلیم کیطرف اور کوشش کریں کہ دونوں سو فی صدی تعلیم یافتہ ہو جائیں۔ پہلے ہندوستان میں دوسرے لوگوں میں صرف دس۔ پندرہ یا بیس فیصدی لوگ تعلیم یافتہ تھے۔ مگر ہمارے اسّی۸۰ نوّے۹۰ فیصدی تھے۔ اب دوسروں کو تعلیم دینے کی طرف بہت توجہ کی جا رہی ہے اور اگر وہ

سو فی صدی تعلیم یافتہ

ہو جائیں۔ اور ہم میں جو کمی تھی وہ بدستور رہے۔ تو یہ کتنے افسوس کی بات ہو گی۔ مومن کے اندر اللہ تعالےٰ نے جو غیرت پیدا کی ہے۔ وہ اس امر کی متقاضی ہے۔ کہ ہم سو فی صدی تعلیم والی تحریک میں پہلے نمبر پر ہیں جس طرح پہلے تھے اور کوشش کریں کہ دوسری قومیں ہم سے آگے نہ بڑھ سکیں۔ لیکن اس تحریک میں ہم کامیاب نہیں ہو سکتے

مدینۃ المسیح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان ۷ر اپریل آج ۸ بجے شب جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع دی ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مد ظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

آج ½۵ بجے شام کی ٹرین سے مولوی عنایت اللہ صاحب مولوی فاضل جالندھری مجاہد تحریک جدید سنگاپور سے واپس آئے۔ ان کو اپریل ۱۹۳۶ء میں بھیجا گیا تھا۔ اب تین سال کے بعد واپس آئے ہیں۔

آج وارڈ نمبر ۳ و ۴ کا انتخاب ہوا۔ وارڈ ۳ سے جس میں ہندوؤں کی اکثریت ہے۔ کئی ہندو امیدوار تھے۔ لیکن آخری وقت میں لالہ ہری رام صاحب کے حق میں دستبردار ہو گئے۔ اور وہ بلا مقابلہ کامیاب ہوئے۔

وارڈ ۴ میں جہاں غیر احمدیوں۔ ہندوؤں۔ اور سکھوں کی اکثریت ہے۔ احرار سے پرزور مقابلہ تھا جس میں احمدی نمائندہ چوہدری عبدالرحمن صاحب سربراہ نمبردار کو ۲۰۲ اور احراری نمائندہ کو صرف ۵۰ ووٹ ملے۔ احرار نے اپنی شکست دیکھتے ہوئے ووٹنگ کے دوران میں ہی راہ فرار اختیار کر لی۔ ۴۴

جب تک وہ لوگ ہماری مدد کریں جوان پڑھ ہیں۔ اگر وہ خود کوتاہی کریں۔ تو اس کا کوئی علاج نہیں ہو سکتا اور میں نے خطبہ میں اس کے لئے

اپیل کرنے کی ضرورت

اسی لئے سمجھی ہے۔ کہ تا سب دوستوں کو علم ہو جائے۔ کہ ہمیں تعلیم عام کرنے کی نئی جد و جہد میں بھی اپنے پہلے مقام کو قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور چاہیئے۔ کہ سارے ہندوستان میں ہم لوگ ہی پہلے ہوں جن میں سو فیصدی تعلیم ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ ہماری جماعت تبلیغی جماعت ہے۔ دوسری قوموں میں جب ایک دفعہ سو فیصدی تعلیم ہو جائے گی۔ تو ان میں نئے ان پڑھ داخل نہیں ہوں گے آئندہ انہیں صرف بچوں کی تعلیم کا انتظام کرنا ہوگا۔ مگر ہمارے اندر ہر وقت نئے لوگ آتے رہیں گے۔ وہ اگر ایک دفعہ سو فیصدی تعلیم کر دیں۔ تو ان کے لئے پھر اس معیار کو قائم رکھنا بہت آسان ہوگا۔ مگر ہمارے اندر دوسری قوموں میں سے جو ان پڑھ آتے رہیں گے۔ ان کے لئے ہمیشہ فکر رکھنی پڑے گی۔ لیکن یہ چیز ہمارے لئے کسی گھبراہٹ کا موجب نہیں ہونی چاہیئے۔ اس لئے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت کو جو قوتِ عملیہ حاصل ہے۔ گو ہمیں اس پر تسلی نہیں۔ لیکن وہ دوسروں سے بہت زیادہ ہے۔ اور اس کی موجودگی میں یہ کوئی ایسا بوجھ نہیں۔ جو ہم اٹھا نہ سکیں۔ اس کام میں جماعت کے

دوسرے تجربہ کار لوگوں سے مدد

لی جا سکتی ہے۔ گو چونکہ اس کی ابتداء خدام الاحمدیہ نے کی ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ اسے ختم کرنے کا سہرا بھی انہی کے سر ہو۔ مگر جماعت کے تجربہ کار لوگوں کو چاہیئے۔ کہ ان کو مدد دیں۔ اور مختلف علاقے مختلف لوگوں کے سپرد کر دیئے جائیں۔ مثلاً حلقہ مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ وغیرہ مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر میر محمد اسحاق صاحب کے سپرد کیا جا سکتا ہے۔ وہ اس معاملہ میں بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور کئی مرتبہ مجھ سے اس کے متعلق گفتگو بھی کر چکے ہیں۔

اسی طرح بعض علاقے مولوی ابو العطاء صاحب کے سپرد کئے جا سکتے ہیں۔ اور بھی تجربہ کار لوگوں کے سپرد مختلف حلقے کر کے ان کو کام کرنے کے لئے کارندے دیدیئے جائیں۔ تو یہ کام سہولت سے ہو سکتا ہے۔

اس کے علاوہ

ایک زائد بات

بھی میرے خیال میں ہے۔ میرے خیال میں خالی پڑھنا لکھنا کافی نہیں بلکہ کتابی تعلیم کی نسبت عملی تعلیم کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ اور اسی لئے میں نے تحریک جدید میں یہ بات بھی رکھی تھی۔ کہ کوئی شخص بے ہنر نہ رہے۔ ہر احمدی کو کوئی نہ کوئی پیشہ آنا چاہیئے۔ اور اس لئے میں صرف لفظی تعلیم پر بس نہیں کروں گا۔ بلکہ کوشش کروں گا۔ کہ ہر فرد کوئی نہ کوئی پیشہ جانتا ہو۔ کوئی نجاری کوئی لوہار کا کام۔ کوئی موچی کا کام کوئی کپڑا بُننا اور کوئی معماری وغیرہ جانتا ہو۔ غرضیکہ ہر شخص کوئی نہ کوئی پیشہ اور فن جانتا ہو۔

اسی طرح بعض اور باتیں جو عملی زندگی میں کام آنے والی ہیں۔ وہ بھی سیکھنی چاہئیں۔ میں انہیں کھیلیں نہیں۔ بلکہ کام ہی سمجھتا ہوں۔ مثلاً گھوڑے کی سواری۔ تیرنا۔ کشتی چلانا اور تیر اندازی وغیرہ ہیں۔ ہر احمدی کوشش کرے۔ کہ ان میں سے کوئی نہ کوئی کام سیکھے۔ اور ہو سکے تو سب سیکھے۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کئی بار یہ واقعہ سنایا کرتے تھے۔ اور ان سے سُنکر میں نے بھی کئی دفعہ سُنایا ہے کہ

حضرت اسمٰعیل شہید

ایک دفعہ دہلی سے اپنے پیر حضرت سید احمد بریلوی صاحب سے جو افغانستان کی سرحد پر سکھوں کے ساتھ لڑنے کی تیاری کر رہے تھے۔ ملنے کے لئے جا رہے تھے۔ جب وہ اٹک پہنچے۔ تو انہیں بتایا گیا۔ کہ یہاں ایک سکھ ایسا اچھا تیراک ہے۔ کہ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ انہوں نے پوچھا۔ کہ کیا کوئی مسلمان بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا انہیں بتایا گیا کہ نہیں۔ یہ سُنکر باوجود وہ ایک نہایت اہم کام پر جا رہے تھے وہیں ٹھہر گئے۔ تیرنے کی مشق کی اس سکھ سے مقابلہ کیا۔ اور پھر اسے شکست دے کر آگے بڑھے۔ یہ ایمانی غیرت ہے پہلے مسلمان یہ گوارا نہیں کر سکتے تھے۔ کہ کوئی شخص کسی فن میں بھی ان سے آگے بڑھ جائے لیکن اب تو یہ حالت ہے۔ کہ جب مسلمان کسی کو اپنے سے آگے بڑھتا ہؤا دیکھتے ہیں۔ تو بجائے اس کے کہ ان میں کوئی غیرت پیدا ہو۔ وہ کندھے ہلاتے ہوئے گزر جاتے ہیں۔ کہ ہمیں کیا۔ مومن میں یہ غیرت ہونی چاہیئے۔ کہ کسی فن میں بھی کوئی اس سے آگے نہ بڑھنے پائے۔

پس ہر احمدی کو

کوئی نہ کوئی پیشہ اور فن

ضرور سیکھنا چاہیئے۔ اور اس کے لئے جماعت کے پیشہ ور دوست اپنے نام لکھوائیں۔ کہ وہ کس حد تک اپنا کام دوسروں کو سکھا سکتے ہیں اس سکیم کو عملی صورت دینے کے لئے میں بعد میں کمیٹیاں مقرر کر دوں گا میرا مطلب یہ ہے۔ کہ یہ پیشے اس حد تک ہر شخص کو آ جائیں۔ کہ وہ اپنے گھر میں بطور شغل ان کو کر سکے۔ اور پھر انہیں ترقی دے سکے۔ جب کوئی پیشہ معمولی طور پر آ جائے۔ تو پھر رغبت سے اسے بڑی ترقی دی جا سکتی ہے۔ پیشوں کے علاوہ بعض فنون بھی ایسے ہیں۔ جو سیکھنے چاہئیں۔ جنگِ عظیم کے زمانہ میں ولایت میں ایک شخص بارکر نامی تھا۔ اس کے متعلق بہت شور پڑا۔ کہ وہ ٹوٹی ہوئی ہڈیاں جوڑ دیتا ہے۔ وہاں یہ بات خلاف قانون ہے۔ کہ کوئی شخص بغیر سرٹیفکیٹ حاصل کئے سرجری کا پیشہ اختیار کرے۔ اس لئے اس پر مقدمہ چلایا گیا۔ مگر سینکڑوں فوجیوں نے شہادتیں دیں۔ کہ اس شخص نے ہماری ایسی ہڈیاں جوڑ دی ہیں۔ جن کو ڈاکٹر لا علاج قرار دے چکے تھے۔ آخر گورنمنٹ کو اسے سرٹیفکیٹ دینا پڑا۔ یہاں قادیان میں بھی بعض لوگ ایسے فن جانتے ہیں۔ اور باہر بھی ہیں۔ بعض نائی یا اور لوگ ہیں۔ جو ٹوٹی ہوئی ہڈیاں جوڑ دیتے ہیں۔ یا بڑے بڑے خراب زخم اچھے کر دیتے ہیں مجھے خود یاد ہے۔ بچپن میں میرے پاؤں میں ایک دفعہ سخت چوٹ لگی تھی۔ اور وہاں کبھی کبھی شدید درد ہوتا تھا۔ یہاں ایک دوست کی بیوی کو یہ فن آتا تھا۔ کہ ایسی چوٹوں کا علاج کر سکے۔ ایک دفعہ میاں بیوی میں جھگڑا ہؤا۔ اور بیوی میرے پاس شکایت لے کر آئی۔ کہ میرا خاوند مجھے اس کام سے روکتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ غیر مردوں کی چوٹوں پر مالش وغیرہ نہیں کرنے دوں گا۔ یہ ناجائز ہے۔ میں نے کہا۔ کہ یہ بات تو صحیح نہیں۔ احادیث سے تو ثابت ہے کہ صحابیہ عورتیں ہی مرہم پٹی کیا کرتی تھیں اس وقت تو مجھے خیال نہ آیا۔ مگر بعد میں جب ایک دفعہ اس درد کا حملہ ہؤا۔ تو میں نے پتہ کرایا۔ وہ عورت تو فوت ہو چکی تھی۔ مگر مجھے بتایا گیا۔ کہ اس نے اپنی لڑکی کو وہ فن سکھایا ہؤا ہے۔ میں نے اسے بلوا کر پاؤں پر مالش کرائی۔ اس نے کہدیا تھا۔ کہ پہلے یہاں ورم ہو جائے گا چنانچہ ایسا ہی ہؤا۔ دو تین روز تو بہت ورم رہا۔ پھر آرام آ گیا۔ اور اب دس سال کے قریب ہو چکے ہیں۔ وہاں درد نہیں ہؤا۔ حالانکہ پہلے میں ہمیشہ علاج کراتا رہتا تھا۔ کئی ماہ ہمیں لگا چکا تھا۔ اور آیوڈین وغیرہ بھی لگاتا رہتا تھا۔ تو یہ فن جسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہڈی ٹھیک کرنا

کہتے ہیں۔ کئی لوگ جانتے ہیں یہ مجھے معلوم نہیں کہ طبی اصطلاح میں اسے کیا کہا جاتا ہے۔ مگر بعض ان پڑھ لوگ اس کے لیسے ماہر ہوتے ہیں۔ کہ ڈاکٹروں سے بھی بڑھ جاتے ہیں۔ بعض نائیوں کے پاس ایسی مرہمیں ہیں۔ کہ جن سے ڈاکٹروں کے لاعلاج زخم اچھے ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک دفعہ ایک شخص نے لکھا۔ کہ میری لات پر ایک زخم ہے۔ اور ڈاکٹر کہتے ہیں کہ لات کٹوانی پڑے گی۔ حضور نے اسے لکھا کہ بعض جراح بھی اپنے فن میں بڑے ماہر ہوتے ہیں۔ اور خطرناک زخم اچھے کر دیتے ہیں۔ آپ کٹوانے سے پیشتر کسی جراح سے بھی علاج کرا کر دیکھ لیں۔ بعد میں اس دوست نے لکھا کہ میں نے ایک نائی کو دکھایا تھا۔ جو اس علاقہ میں جراحی کے لئے مشہور تھا۔ اس نے علاج کیا۔ اور اب میں اچھا ہوں۔ اور ڈاکٹر بھی اس پر حیران ہیں مگر تو ایسے فنون ابھی زندہ ہیں۔ سید احمد نور صاحب کابلی کے ناک پر زخم تھا۔ انہوں نے کئی علاج کرائے۔ لاہور کے میو ہسپتال میں گئے۔ ایکسرے کرا کر علاج کرایا۔ مگر زخم اور بھی خراب ہوتا گیا۔ آخر وہ پشاور گئے اور وہاں ایک نائی سے علاج کرایا اس نے صرف تین روز دوائی استعمال کرائی۔ اور زخم اچھا ہو گیا۔ تو اب بھی ایسے

ماہرین فن

موجود ہیں۔ جن کو ایسے ایسے پیشے آتے ہیں کہ اگر انہیں زندہ رکھا جائے۔ تو ان سے آگے کئی نئے پیشے جاری ہو سکتے ہیں۔ لیکن ان کے جاننے والے چونکہ انہیں زندہ رکھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اس لئے وہ ترقی نہیں کر رہے۔ اگر ان کی طرف لوگوں کو توجہ ہو تو ان سے آگے کئی فنون نکل سکتے ہیں۔ مثلاً یہی ہڈیوں کا ٹھیک کرنا ہے۔ پہلوان اور نائی اسے جانتے ہیں۔ اور اس سے پرانی دردوں اور ٹیڑھی ہڈیوں کو درست کیا جا سکتا ہے۔ اسے سیکھ کر پھیلانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ پرانے زمانہ میں لوگ

ان پیشوں کے اظہار میں بہت بخل

سے کام لیتے تھے۔ اور کوئی کسی کو بتاتا نہ تھا۔ اس لئے وہ مٹ گئے۔ یورپ والے ایسا نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے فن کو عام کر دیتے ہیں۔ اس سے وہ روپیہ بھی زیادہ کما سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک نائی تھا جسے ایسی مرہم کا علم تھا۔ جس سے بڑے بڑے خراب زخم اچھے ہو جاتے تھے لوگ دُور دُور سے اس کے پاس علاج کرانے کے لئے آتے تھے۔ اس کا بیٹا اس کا نسخہ پوچھتا۔ تو وہ جواب دیتا کہ اس کے جاننے والے دنیا میں دو نہیں ہونے چاہئیں۔ آخر وہ بوڑھا ہو گیا سخت بیمار ہوا۔ تو اس کے بیٹے نے کہا کہ اب تو بتا دیں وہ کہنے لگا کہ اچھا اگر تم سمجھتے ہو میں مرنے لگا ہوں تو بتا دیتا ہوں۔ مگر پھر کہنے لگا کہ کیا پتہ میں اچھا ہی ہو جاؤں اور اس لئے پھر بتانے سے رک گیا چند گھنٹوں بعد اس کی جان نکل گئی۔ اور اس کا بیٹا اس فن سے محروم رہ گیا۔ وہ آرام سے بیٹھا تھا۔ اور مطمئن تھا کہ گھر میں فن موجود ہے۔ لیکن وہ اس کے کسی کام نہ آسکا تو بخل ترقی کا نہیں بلکہ

ذلت و رسوائی کا موجب

ہوتا ہے۔ بلکہ بعض دفعہ خاندانوں کی تباہی کا موجب ہو جاتا ہے۔ تو ان پیشوں اور فنون کا سکھانا مضر نہیں بلکہ مفید ہے۔ اس سے علم ترقی کرتا ہے۔ اور میں چاہتا ہوں۔ کہ یہ فنون خصوصاً مردہ فنون کو ترقی دی جائے۔ بچپن میں ہم بعض باتیں بڑی بوڑھیوں سے سنتے تھے اور خود چونکہ انگریزی طرز کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔ اسلئے سمجھتے تھے۔ کہ یہ غلط باتیں ہیں۔ مثلاً یہ کہ بنگال میں اتنی باریک ململ تیار ہوتی تھی۔ کہ سارا تھان انگوٹھی میں سے گزر جاتا تھا اسی طرح اور بھی نہایت اعلےٰ کپڑے تیار ہوتے تھے۔ ہم سمجھتے تھے کہ یہ باتیں ملکی غیرت کی وجہ سے ہیں مگر جب ادھورا علم مکمل ہوا تو پتہ لگا کہ وہ سب باتیں صحیح تھیں بلکہ ان سے بڑھ کر صحیح تھیں۔ میں نے ایک انگریز کی کتاب پڑھی ہے۔ جس میں اس نے گورنروں اور سرکاری افسروں کی رپورٹوں سے یہ ثابت کیا ہے کہ بنگال میں بہت سی ایسی صنعتیں تھیں جنہیں انگریزوں نے مٹا دیا۔ یہاں کا تیار کردہ سامان ولایت کے تاجر لے جاتے تھے۔ اور انگلستان کے امراء کے تعیش کا سامان یہاں سے جاتا تھا۔ بلکہ جب میں نے زیادہ تحقیق کی۔ تو معلوم ہوا کہ انگریزوں کے کپڑوں کے نام بھی ایشیائی ہیں مثلاً ململ کو انگریزی میں Muslin کہتے ہیں۔ یہ لفظ دراصل موصلین ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اس زمانہ میں ہندوستان کی تمام تجارت عرب کے رستہ ہوتی تھی۔ اور عربوں کے ہاتھ میں تھی جیسے آجکل انگلستان کے ہاتھ میں ہے بعض چیزوں کے متعلق ہم پہلے سمجھتے تھے۔ کہ وہ انگریز بناتے ہیں۔ مگر جب جنگ شروع ہوئی۔ اور وہ آنی بند ہو گئیں۔ تو ہم حیران ہوتے تھے کہ یہ کیوں نہیں آتیں۔ حالانکہ وہ انگلستان میں تیار ہوتی ہیں۔ مگر بعد میں معلوم ہوا۔ کہ وہ دراصل انگلستان میں نہیں۔ بلکہ جرمن اور بلجیم میں بنتی تھیں۔ خصوصاً بعض دوائیاں ایسی تھیں جو جرمن میں بنتی تھیں۔ ہندوستان میں چالیس ہزار تھان بڑا مشہور ہے۔ یہ بلجیم میں بنتا ہے

انگریز تاجر

وہاں سے لا کر ہندوستان میں بیچتے تھے۔ اور لوگ سمجھتے تھے۔ کہ انگلستان میں ہی بنتے ہیں۔ غرض جنگ کے دنوں میں جب ایسی اشیاء آنی بند ہوئیں یا کم ہو گئیں تو معلوم ہوا کہ یہ دوسرے ملکوں کی تھیں۔ اسی طرح پرانے زمانہ میں تجارت عربوں کے ہاتھ میں تھی۔ وہ ہندوستان سے خرید کر لے جاتے تھے۔ اور پھر مختلف ممالک میں پہونچاتے تھے۔ اسی طرح ایک مشہور کپڑا ڈمسکس ہے۔ یہ دراصل دمشق سے جاتا تھا۔ ایک اور کپڑا ٹفٹہ ہے یہ دراصل طافتہ ہے۔ گویا تمام مشہور کپڑوں کے نام یا تو عربی شہروں یا عربی الفاظ سے اخذ کردہ ہیں مگر آج ہمیں یہ خیال تک بھی نہیں آتا۔ کہ یہ چیزیں ہماری ہیں۔ اور یہاں سے جاتی تھیں۔ اس زمانہ میں

تمام تجارت عربوں اور ایرانیوں کے ہاتھ میں

تھی۔ مگر ایشیائیوں کے بخل کی وجہ سے یہ یورپ کے ہاتھ میں چلی گئی۔ یورپ میں ایک آدمی کوئی چھوٹی سی چیز لیتا ہے۔ اور اُسے ایسی طرح پھیلاتا ہے۔ کہ ہر شخص اسے خریدنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ یہ بچوں اور بیماروں کے لئے جو غذائیں ولائت سے آتی ہیں جیسے بینگنس فوڈ وغیرہ یہ یہی جو اور جوار کا آٹا وغیرہ ہیں۔ کسی شخص کو علم ہو گیا۔ اس نے خوبصورت ڈبوں میں بند کیا لیبل لگائے۔ ساری دنیا میں اشتہار دیا۔ اور اس طرح فائدہ اٹھایا۔ لیکن ہمارے ملک میں اگر کسی کو علم ہوتا تو وہ اگر اس کی ذات تک نہیں تو اس کے خاندان تک محدود رہتا۔ یا زیادہ سے زیادہ اس گاؤں تک محدود رہتا۔ مگر وہ لوگ اپنے علم کو عام کر دیتے ہیں جرمنی میں تو یہ قانون ہے۔ کہ

ہر دوائی کے ساتھ اسکا نسخہ

بھی لکھ دیا جائے۔ انہوں نے ایسا قانون بنایا ہوا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ کسی نئی دوا کا دریافت کرنے والا ہی چند سالوں تک اسے تیار کرسکتا ہے۔ اس عرصہ میں اگر کوئی اور تیار کرے۔ تو اسے سزا دی جاتی ہے۔ اس عرصہ کے بعد جس کا جی چاہے۔ تیار کرے۔ اور اس طرح دریافت کرنے والے کو بھی کافی فائدہ پہونچ جاتا ہے اور علم بھی محدود نہیں رہتا۔ وہ لوگ چھپاتے نہیں۔ بلکہ عام کرتے ہیں۔ اور یہی ان کی کامیابی کا راز ہے یہی مرہمیں جو یہاں کے نائیوں کے پاس ہیں۔ اگر ان لوگوں کے پاس ہوتیں تو وہ اس سے لاکھوں کروڑوں روپیہ کماتے۔ اور ان کی اشاعت بھی کردیتے۔ وہ چھوٹی چھوٹی چیزوں کے لئے

لاکھوں روپوں کے کارخانے

جاری کرلیتے ہیں۔ کونین ہی ہے۔ یہ جزائر الہند یا ان کے قریب کے علاقوں میں پیدا ہوتی ہے۔ وہاں کے لوگ اس کے درخت سے بیماریوں کا علاج تو کرتے تھے۔ مگر کوئی تجارتی فائدہ نہ اٹھا سکتے تھے۔ وہاں کوئی انگریز ڈاکٹر آیا۔ اسے علم ہوا۔ تو اس نے پہلے اس سے ٹنکچر سنکونا تیار کی۔ اور پھر کسی اور نے کونین بنالی۔ اور اس طرح اس صنعت نے اس حد تک ترقی کی۔ کہ اب وہ لوگ جن کے پاس سے یہ جاتی ہے۔ وہ بھی یورپ سے ہی خریدتے ہیں۔ اگر وہ خود اس کام کو جاری کرتے۔ اور اسے وسعت دینے کا خیال کرتے۔ تو خود فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ تو جو قومیں پیشوں کے اظہار میں بخل سے کام نہیں لیتیں۔ وہ غالب ہوجاتی ہیں۔ اور ان میں سے ایسے ماہر پیدا ہوجاتے ہیں۔ کہ گو لوگ جانتے ہیں کہ یہ کام کس طرح کیا جاتا ہے۔ مگر وہ ان سے ہی کراتے ہیں۔ کیونکہ فائدہ خالی علم سے نہیں ہوتا۔ بلکہ مہارت سے ہوتا ہے ۔

پس میں صرف یہ نہیں کہتا۔ کہ کتابی علم عام کئے جائیں۔ بلکہ

حرفہ اور فنون کی تعلیم کو بھی عام کیا جائے

یہ صرف غرباء کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ امراء کے لئے بھی مفید ہیں۔ پھر اس لحاظ سے بھی یہ مفید ہوتی ہیں۔ کہ بعض اوقات بڑے بڑے لوگوں کی بھی نوکریاں چھوٹ جاتی ہیں۔ چار پانسو بلکہ ہزار ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ پانے والے Retrenchment کی وجہ سے بے کار ہوجاتے ہیں۔ یا ان پر کوئی الزام لگتا ہے۔ اور وہ برخاست ہوجاتے ہیں۔ ایسی صورت میں اگر کوئی فن آتا ہو۔ تو وہ تجارت وغیرہ شروع کرکے گزارہ کرسکتے ہیں لیکن کتابی علم والا صرف نوکری ہی کرسکتا ہے۔ اور اس وجہ سے جب وہ چھوٹ جائے۔ تو گھر میں بیٹھ کر تمام اندوختہ کھا لیتا ہے۔ اور پھر بچے بھی خراب ہوتے ہیں۔ اور خود بھی آخری عمر میں تکلیف اٹھاتا ہے

پس میری تجویز یہ ہے۔ کہ پہلے تو تین ماہ (چھ ماہ) کے عرصہ میں سب کو کتابی تعلیم دے دی جائے۔ اس کے بعد حرفہ کی طرف توجہ کی جائے اور جن کو خدا تعالےٰ توفیق دے۔ وہ مجھے لکھیں۔ کہ وہ کیا کیا پیشے جانتے ہیں۔ اور کتنے لوگوں کو کتنے عرصہ میں سکھا سکتے ہیں اور کیا کیا انتظامات ضروری ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ سب لوگ

کوئی نہ کوئی پیشہ

سیکھ جائیں۔ کوئی نجاری۔ کوئی معماری اور کوئی لوہار کا کام اور کوئی موچی کا کام۔ یہ کام اتنے اتنے سیکھ لئے جائیں۔ کہ گھر میں بطور شغل اختیار کئے جاسکیں۔ اور اگر کوئی مہارت پیدا کرے۔ تو وہ اختیار بھی کرسکے۔ اس سے قومی رنگ میں بھی کئی فوائد ہوسکتے ہیں مثلاً اگر موچی کا کام آتا ہو۔ تو ایک دن مقرر کرکے غرباء کے لئے جوتے تیار کئے جاسکتے ہیں۔ چمڑا جماعت کی طرف سے دے دیا جائے۔ اور سب بیٹھ کر جوتے تیار کردیں۔ یا معمار، نجار اور لوہار وغیرہ مل کر ایک دن کسی غریب کا مکان بنادیں۔ یہ خدمت ہوگی۔ جس سے ثواب حاصل ہوگا۔ اور غریب کا مکان بھی بغیر خرچ کے تیار ہوجائے گا۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہے۔ کہ ان پیشوں کو عام کردیا جائے ورنہ اگر پیشہ ور ایسا کرنے لگیں تو وہ سارا سال مفت ہی کرتے رہیں گے جس طرح سب مل کر مٹی ڈالتے ہیں اسی طرح سب مل کر کسی غریب کا مکان بنادیں۔ ماہر اور کاریگر معمار اور نجار وغیرہ نگرانی کرتے رہیں اور دوسرے کام کریں۔ اس طرح قومی عمارتیں بھی تیار ہوسکتی ہیں ۔

پس میں

کتابی تعلیم سے زیادہ عملی تعلیم کی وسعت

چاہتا ہوں۔ بے شک کتابی علم مفید ہے۔ مگر اس سے بڑھ کر فنون اور پیشوں کا علم مفید ہے۔ اور اس سے قوم کا اقتصادی معیار بلند ہوتا ہے ۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ خدام الاحمدیہ تین دن کے اندر اندر ایسی سکیم پیش کردیں گے کہ جس سے تین ماہ (چھ ماہ) کے اندر اندر قادیان میں کوئی شخص ان پڑھ نہ رہے۔ اور ایک ہفتہ کے اندر اندر

وہ لوگ جو پیشے اور فنون جانتے ہیں

مجھے اطلاع دے دیں گے۔ کہ وہ کیا کیا پیشے جانتے۔ اور کتنے کتنے لوگوں کو سکھا سکتے ہیں ۔

بعض فن ایسے ہیں۔ جنہیں عام لوگ جانتے بھی نہیں۔ ہم تو یہ عام معمار، نجار، لوہار، موچی وغیرہ کے پیشوں کو ہی جانتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے پیشے ہیں۔ جو ہم نہیں جانتے ۔

میں نے ایک دفعہ پتہ کرایا تھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ایک دوست کلاہ بنانا جانتے ہیں۔ اور جو دوست ایسے پیشے اور فنون جانتے ہوں وہ بھی مجھے اطلاع دیں۔ اگر ان کو جاری کردیا جائے۔ تو کئی لوگوں کے گزارہ کی صورت پیدا ہوسکتی ہے۔ اور کئی ایک کی آمد میں ترقی ہوسکتی ہے ۔

پس جسے کوئی پیشہ آتا ہو وہ مجھے اطلاع دے۔ تا دوسروں کو سکھانے کا انتظام کیا جاسکے ۔

میں تو چاہتا ہوں کہ

مدرسوں میں

بھی ایسے فنون سکھانے کا انتظام کیا جائے اور طالب علم جب ہمارے مدرسہ سے انٹرنس پاس کرکے نکلے۔ تو وہ صرف انٹرنس پاس نہ ہو۔ بلکہ موچی، معمار، یا لوہار بھی ہو اور اگر یہ سکیم کامیاب ہوجائے تو جماعت کی اقتصادی حالت میں بہت اصلاح ہوسکتی ہے۔ اور اس کے علاوہ ایسے نوجوانوں کے لئے بھی کام کا انتخاب کرتے وقت

وسیع میدان

ہوسکتا ہے۔ اب تو انٹرنس پاس کرنے والے نوجوان کے لئے دائرہ بہت محدود ہے۔ وہ صرف کلرکی ہی کرسکتا ہے۔ مگر کوئی پیشہ جاننے کی صورت میں یہ دائرہ بہت وسیع ہوگا۔

نذیر سیونگ مشین کمپنی لنڈا بازار لاہور۔ ہر قسم کے تھوک پرزہ جات و نئی و پرانی مشینوں کی مرمت اور خرید و فروخت کے لئے مشہور ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مثلاً لوہار کا کام جاننے والا انٹرنس پاس ریلوے میں آسانی کے ساتھ فورمین ہوسکتا ہے۔ اور اڑھائی تین سو روپیہ ماہوار تک تنخواہ پاسکتا ہے۔ مگر کلرک پندرہ بیس سال کی ملازمت کے بعد بمشکل پچھتر روپیہ تک پہونچتا ہے۔

تعلیم یافتہ پیشہ ور

کے لئے ترقی کا بہت موقع ہوتا ہے سندھ میں مجھے ایک شخص نے جو وہاں اسسٹنٹ انجینئر تھے سنایا کہ میں لوہار ہوں ان میں یہ خوبی تھی کہ وہ اپنی گزشتہ حالت کو چھپاتے نہ تھے۔ بعض لوگ بہت چھپاتے ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ میں پہلے بیس تیس کا مستری تھا۔ لیکن جس وقت میں انہیں ملا ہوں۔ وہ خان بہادر اور اسسٹنٹ انجینئر تھے اور انہوں نے لوہار کے کام سے ہی ترقی کی تھی۔ محنتی آدمی تھے۔ رات دن محنت کرنے والے اور

خطرہ سے نہ ڈرنے والے

تھے۔ انہوں نے سنایا کہ ایک دفعہ دریائے سندھ کا پل ٹوٹنے لگا ایسا زور سے طغیانی آئی۔ کہ سب لوگ بھاگ گئے۔ اس کے ایک حصہ کی نگرانی میرے سپرد تھی۔ میں نے سمجھا کہ میری ملازمت کا سارا ریکارڈ آج تباہ ہو جائے گا۔ میں نے سوچا کہ اگر میں خود پیچھے رہا تو کوئی آگے نہ بڑھے گا۔ اس لئے میں خود پانی میں کود پڑا۔ اور سقیوں سے کہا۔ کہ کم بختو بھاگتے کہاں ہو۔ اور کچھ نہیں تو مٹی کے بورے بھر بھر کر ہی میرے آگے ڈالتے جاؤ چنانچہ وہ ساری رات مٹی ڈالتے رہے نتیجہ یہ ہوا۔ کہ صبح کے وقت وہ شگاف بند ہوگیا۔ اور اس طرح ملک بھی تباہی سے بچ گیا۔ اور برج پر جو کروڑوں روپیہ خرچ ہوچکا تھا۔ وہ بھی ضائع ہونے سے بچ گیا۔ ان کی اس خدمت کی گورنمنٹ نے بہت قدر کی۔ وائسرائے نے بھی خوشنودی کی چٹھی بھجوائی۔ خان بہادر بنادیا گیا اور عہدہ میں بھی ترقی ہوئی۔ تو

محنت کرنے والا انسان

ہمیشہ ترقی کر کے بڑھتا جاتا ہے۔ ولائت میں ہزاروں ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اسی طرح ترقی کی ہے۔ اڈیسن جس نے فونوگراف ایجاد کیا ہے۔ وہ پہلے ایک کارخانہ میں چٹھیاں پہونچانے پر ملازم تھا۔ مگر اسے محنت کی عادت تھی۔ جب وہ ایک چٹھی پہونچا کر آتا۔ تو دوسرا آرڈر ملنے تک بیٹھا سائنس کے تجربے کرتا رہتا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جب وہ جوانی کو پہونچا تو سائنس سے بخوبی واقف ہوچکا تھا۔ اور مرنے تک اس نے

ایک ہزار ایک ایجادات

کیں۔ اور ہر کارہ سے کروڑپتی ہو کر مرا۔ ایسے واقعات ہزارہا ہیں۔ کہ لوگ معمولی مزدور کی حیثیت سے ترقی کر کے بڑے آدمی بن گئے۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے اپنی تعلیم کو جاری رکھا۔ لیکن ہمارے ملک میں یہ ذہنیت ہے۔ کہ لوہار ترکھان وغیرہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہمیں تعلیم کی کیا ضرورت ہے اور تعلیم حاصل کرنے والے خیال کرتے ہیں۔ کہ ہمیں کوئی پیشہ سیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ حالانکہ یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے کی ممد ہیں اور مفید ہیں۔ لیکن یہاں جو شخص پڑھے وہ کہتا ہے میں لوہار یا بڑھئی کیوں بنوں۔ اور جو لوہار یا بڑھئی ہو وہ کہتا ہے۔ کہ میں پڑھوں کیوں۔ حالانکہ جو پیشہ ور تعلیم یافتہ ہو۔ وہ روپیہ ڈیڑھ روپیہ روزانہ کمانے کے بجائے چار پانچ روپے کما سکتا ہے۔ اور تعلیم یافتہ آدمی اگر پیشہ جانتا ہو۔ تو وہ بھی زیادہ ترقی کرسکتا ہے۔ پس طالب علموں کے لئے بھی میرا ارادہ ہے۔ کہ ان کو

پیشے سکھانے کا انتظام

کیا جائے۔ گو اس کے متعلق ابھی کوئی سکیم میرے ذہن میں نہیں۔ کہ جس سے تعلیم کو نقصان پہونچائے بغیر یہ کام سکھائے جاسکیں۔ اور میں سمجھتا ہوں اگر جماعت اس میں کامیاب ہو جائے۔ تو پہلا لڑکا جسے نوکری ملے وہ ہمارے سکول کا طالب علم ہوگا۔ اور ملازم رکھنے والوں کی نظر انتخاب سب سے پہلے اسی سکول سے پڑھ کر نکلنے والوں پر پڑے گی۔ پس

پیشہ ور احباب

اپنے اپنے نام اور پیشے مجھے لکھیں کہ جو دوسروں کو سکھا سکتے ہیں۔ اور خدام الاحمدیہ تین دن کے اندر اندر مجھے اطلاع دیں۔ کہ تعلیم کو عام کرنے کے لئے ان کی کیا سکیم ہے اور اسی طرح لجنہ دو ہفتہ کے اندر ایسی سکیم پیش کرے۔ کہ جس سے قادیان کی ہر عورت کو تعلیم یافتہ بنایا جاسکے ؎

کراؤن بس سروس

وقت کی پابندی اور آرام زیادہ اس کا پہلا اصول ہے

پہلی سروس صبح ڈلہوزی کے لئے ۴½ بجے جو کہ کسی جگہ نہیں ٹھہرتی ہے۔ باقی سول سروس ہر گھنٹہ کے بعد پٹھانکوٹ۔ ڈلہوزی۔ کانگڑہ۔ دھرمسالہ وغیرہ کو چلتی ہیں۔ گدیاں سپرنگدار لاریاں بالکل نئی۔ مسافر کے لئے آرام دہ ہے۔ وقت کی پابندی کا خاص خیال ہے شمالی ہندوستان میں واحد بس سروس جو کہ وقت کی پابند ہے۔ قادیان کے سفر کرنے والے احباب ہمارے نمائندہ عبد القدوس صاحب ایجنٹ اخبارات سے مزید معلومات حاصل کریں۔

مینجر کراؤن بس سروس دشمو لیبت آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ (ریاض)

خواجہ برادرز جنرل مرچنٹس انارکلی لاہور نزد چوک دھنی رام

ہر قسم کا آرائشی سامان اور سولا ہیٹ کی خرید کے لئے ایک نہایت قابل اعتماد دوکان ہے (مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان فوری توجہ فرمائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۳۹ء کو ختم ہو رہا ہے اور اس سال کی سالانہ رپورٹ کی تیاری شروع ہو چکی ہے۔ اس رپورٹ میں زیر عنوان نظارت علیا امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کی مساعی کا ذکر بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا اور میں چاہتا ہوں کہ ان کی مساعی اور کارگذاری کا ذکر مجملاً نظارت علیا کی رپورٹ میں آجائے۔ اس لئے میں اس اعلان کے ذریعہ سے تمام پراونشل اور مقامی امراء جماعت ہائے احمدیہ اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں التماس کرتا ہوں۔ کہ وہ مندرجہ ذیل امور کے متعلق رپورٹیں لکھ کر ۱۵ مئی ۱۹۳۹ء سے پہلے روانہ کر دیں۔ یہ رپورٹیں یکم مئی ۱۹۳۸ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۹ء کی کارگذاری پر مشتمل ہوں گی۔

(۱) **نظام جماعت**:۔ یعنی کیا خدانخواستہ سال زیر رپورٹ میں جماعت کے شیرازہ وحدت میں کوئی ابتری تو پیدا نہیں ہوئی۔ اور اگر کوئی ایسا واقعہ ہوا۔ تو اس کی اصلاح کے لئے کیا کوشش کی گئی۔ اور اس کوشش کا کیا نتیجہ نکلا۔

(۲) **تبلیغی انتظام**:۔ (ا) یعنی غیر احمدیوں اور غیر مسلموں میں تبلیغ کے لئے جماعت نے کیا باقاعدہ انتظام کر رکھا ہے اور آیا اس انتظام کے ماتحت دوران سال میں تبلیغ ہوتی رہی ہے۔ اگر کوئی نقص رہا تو امیر یا پریذیڈنٹ مقامی نے اس کی اصلاح کے لئے کیا کوشش کی۔ اور وہ کوشش کن حالات پر منتج ہوئی۔

(ب) سال زیر رپورٹ میں نومبائعین کی تعداد کیا ہے۔

(۳) **تعلیم و تربیت**:۔ (ا) جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے کیا خاص انتظام ہے۔ آیا مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب نے قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا کتب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا درس خود جاری رکھا۔ یا کسی اور دوست سے جاری رکھوایا۔

(ب) مقامی جماعت میں ان پڑھ مردوں۔ عورتوں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کی جداجدا کیا تعداد ہے۔ اور مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب نے ان کی کم از کم اتنی تعلیم کے لئے کیا انتظام کیا۔ کہ جسے جاری رکھنے سے وہ آہستہ آہستہ اور بتدریج سلسلہ کی اخبارات و رسائل اور کتب کو خود پڑھ سکیں اور سمجھ سکیں۔

(ج) اگر کوئی ایسا انتظام نہیں کیا گیا۔ تو کیا مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب اس امر کا وعدہ کرتے ہیں۔ کہ آئندہ سال بذریعہ آنریری کارکنان وہ ایسا انتظام کرنے کی پوری کوشش کریں گے خواہ وہ انتظام حالات کے ماتحت کتنا ہی چھوٹے پیمانے پر ہو۔

(۴) **تعمیل فیصلہ جات**:۔ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بمشورہ نمائندگان مجلس مشاورت یہ فیصلہ فرما دیا تھا۔ کہ سال ۳۹-۱۹۳۸ء میں جماعت احمدیہ (ا) پندرہ ہزار چندہ خاص اور (ب) پچیس ہزار چندہ جلسہ سالانہ جمع کرے۔

پس اب مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب بتائیں۔ کہ ان کی جماعت کا (ا) بجٹ چندہ خاص کیا تھا۔ اور وصول کس قدر ہوا (ب) بجٹ جلسہ سالانہ کیا تھا۔ اور وصول کس قدر ہوا۔

ہر دو مدات کی بقایا کی صورت میں یہ بھی لکھیں۔ کہ اس کی وصولی کے لئے کیا کوشش کی گئی یا کی جا رہی ہے۔

(۵) **رفاہِ عام**:۔ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب اس امر کے متعلق بھی رپورٹ کریں۔ کہ ان کی جماعت نے دوران سال میں کوئی ایسا کام بھی کیا جو بلا امتیاز ہر مذہب و ملت کے لئے مفید ہو۔ اگر کوئی ایسی مثال ہو۔ تو رپورٹ میں پیش کی جائے۔ خواہ وہ مثال کسی ایک فرد سے تعلق رکھتی ہو یا کسی جماعت سے۔

(۶) **لجنہ اماء اللہ**:۔ کیا آپ کی جماعت میں لجنہ اماء اللہ قائم ہے۔ اگر ہے تو اس کی کارگذاری کی رپورٹ علیحدہ لکھوا کر اپنی رپورٹ کے ساتھ ارسال کریں۔

(۷) **خدام الاحمدیہ**:۔ (ا) کیا آپ کی جماعت میں مجلس خدام الاحمدیہ قائم ہے۔ اگر قائم ہے تو اس کے ممبروں کی تعداد کیا ہے۔ اور ان کے کام کی رپورٹ بھی ان سے لکھوا کر اپنی رپورٹ کے ساتھ ارسال کریں۔

(ب) اگر ابھی تک ایسی کوئی مجلس قائم نہیں۔ تو کیا آپ، آئندہ سال اس کے قیام کے لئے وعدہ کرتے ہیں۔

(۸) **رسائل و اخبارات**:۔ کون سے مرکزی رسائل و اخبارات آپ کی جماعت میں آتے ہیں۔ اور کتنی کتنی تعداد میں۔ اور کیا اس امر کی گنجائش نہیں ہے۔ کہ آپ مزید خریدار ان کے لئے مقامی جماعت سے پیدا کریں۔

(۹) **اہم واقعات**:۔ دوران سال میں مقامی جماعت میں یا اس کے گردوپیش میں کوئی اہم واقعہ ہوا ہو۔ جس کا تعلق کسی نہ کسی رنگ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ہو۔ تو اسے بھی رپورٹ میں درج فرمایا جائے۔

(ناظر اعلےٰ)

قابل توجہ موصی صاحبان

صدر انجمن احمدیہ کا ریزولیوشن بقایا داران موصیان حصہ آمد کے متعلق الفضل میں بار بار اس لئے شائع کیا گیا ہے۔ کہ ہر موصی کو اس کا علم ہو جائے۔ اور بعد میں اگر اس کی وصیت بقایا کی وجہ سے منسوخ ہو جائے۔ تو پھر شکایت کا موقع نہ ہو۔

مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہو رہا ہے۔ اس کے بعد سالانہ حساب تیار ہو کر ہر موصی کو بھیجا جائے گا۔ ہر بقایا دار کو سوچ لینا چاہیئے۔ کہ جس موصی کے ذمہ چھ ماہ سے زیادہ عرصہ کا بقایا ہوگا۔ ان کی وصیت مجلس میں پیش کر دی جائے گی۔ اس لئے بقایا جات جلد سے جلد ادا کر دئیے جائیں۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بواسیر

خونی و بادی بواسیر کا مکمل علاج تیار ہو گیا۔ اب ڈاکٹر کے اپریشن اور بجلی لگوانے کی ضرورت نہیں۔ آرام نہ آنے کی صورت میں قیمت واپس کرنے کا وعدہ۔ یہ دوائی اتنی مفید ثابت ہوئی ہے۔ کہ آج تک کسی مریض نے قیمت واپس نہیں مانگی۔

جناب پریذیڈنٹ صاحب انجمن احمدیہ حکیم محمد صدیق صاحب پروفیسر طبیہ کالج تحریر کرتے ہیں۔ کہ آپ کی تیار کردہ دوائی جالی پائلز کیور اندرونی طور پر۔ اور جالی پائلز آئینٹمنٹ بیرونی طور پر متعدد مریضوں پر استعمال کی واقعی بہت مفید اور مجرب ثابت ہوئی ہے۔ خون اور درد دوسرے دن ہی بند ہو جاتا ہے۔"

چوہدری غلام رسول صاحب سب انسپکٹر زمینداره بنکس سکھیکے منڈی لکھتے ہیں۔ آپ کی دوائی بواسیر نہایت فائدہ مند ثابت ہوئی ہے۔" **ملک بشیر احمد صاحب** احمدی محلہ دارالعلوم قادیان تحریر فرماتے ہیں۔ میں نے بواسیر کے متعلق آپکی ہر دو ادویات متعدد مریضوں پر استعمال کی ہیں۔ اکسیر ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت ہر دو ادویات صرف تین روپے۔ محصولڈاک بذمہ خریدار مریض کے مکمل حالات آنے لازمی ہیں۔

جالی فارمیسی شاہدرہ (لاہور)

اہم ملکی حالات اور واقعات

ڈاکٹر کھارے اور پنڈت نہرو کا جھگڑا

کسی گذشتہ پرچہ میں لکھا جا چکا ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کے ایک مضمون کی بناء پر ڈاکٹر کھارے سابق وزیر اعظم سی۔پی نے اپنے وکیل کی معرفت انہیں نوٹس دیا تھا کہ وہ معافی مانگیں ۔ ورنہ ان کے خلاف عدالتی چارہ جوئی کی جائے گی۔ اس کے جواب میں پنڈت جی نے انہیں لکھا ہے۔ کہ آپ میرے نقطۂ نگاہ کو سمجھ نہیں سکے۔ میں نے تو صرف کانگرس کے بعض اندرونی حالات بیان کئے تھے۔ اور اس کے ضمن میں سی۔پی کی وزارت کے جھگڑے کو بطور مثال پیش کیا تھا۔ اور آپ کے متعلق صرف ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کا اظہار کیا تھا۔ آپ کی کسی قسم کی اخلاقی کمزوری کا اظہار نہیں کیا تھا۔ اور نہ آپ پر کوئی الزام لگایا تھا۔ اگر آپ کو کوئی شکایت ہے۔ تو آپ کو چاہئیے۔ کہ اپنا کیس آل انڈیا کانگرس کمیٹی یا کانگرس سشن کے سامنے رکھیں۔ اس معاملہ میں کسی عدالت سے فیصلہ کرانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اندرونی ایڈمنسٹریشن کے متعلق ورکنگ کمیٹی کے فیصلوں پر کسی عدالت کو خواہ وہ کتنی بڑی کیوں نہ ہو۔ فیصلہ دینے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ میں آپ سے کسی قسم کی معافی مانگنے کے لئے تیار نہیں ہوں لیکن آپ کو یہ مشورہ دیتا ہوں۔ کہ آپ کانگرس کانسٹی ٹیوشن کے مطابق کام کریں۔

بہاولپور کی ایجی ٹیشن کے متعلق سرکاری بیان

ریاست بہاولپور میں جمعیتہ المسلمین کی طرف سے جو شورش بپا ہے۔ اس کے متعلق پبلسٹی آفیسر نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ ذمہ دار حکومت کے مطالبہ میں ہندو مسلمان متحد نہیں ہیں۔ اور مختلف مقامات پر جلسے منعقد کر کے اس سے بے تعلقی کے ریزولیوشن پاس کئے گئے ہیں۔ اس جمعیتہ کی پشت پر عوام کی کوئی طاقت نہیں۔ گرفتاریاں باغیانہ پمفلٹ کی اشاعت کی وجہ سے کی گئی ہیں۔ ورنہ حکومت نے رعایا کی ملکی سیاسی۔ اخلاقی اور تعلیمی ترقی کی کوشش کرنے والی کسی تحریک کو طاقت کے زور سے کبھی نہیں دبایا۔ ہز ہائی نس اپنے ایک خاص فرمان کے ذریعہ ان مشکلات کو ظاہر فرما چکے ہیں۔ جو ذمہ دار حکومت کے مطالبہ پر غور کرنے کی راہ میں حائل ہیں۔ اور جن میں سے ایک اہم مشکل یہ ہے۔ کہ بعض امور میں حکومت برطانیہ کے ساتھ ریاست کے ایسے معاہدات ہو چکے ہیں۔ کہ جو اس قسم کی آزادی میں حائل ہیں۔ ریاست میں بے چینی اور بدامنی کی افواہیں بالکل غلط ہیں۔ یہاں بالکل امن وامان ہے۔

دوسری طرف یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ جمعیتہ المسلمین نے ریاست کو الٹی میٹم دیدیا ہے۔ کہ گرفتار شدگان کو فوراً رہا کیا جائے۔ ورنہ زبردست ایجی ٹیشن شروع کی جائیگی۔ یہ اعلان شائع شدہ تھا۔ جسے پولیس نے ضبط کر لیا ہے۔ گرفتار ہونے والوں نے ضمانتوں پر رہا ہونے سے انکار کر دیا ہے۔

صدر کانگرس کی تازہ تقریر

۲۶ اپریل کو کلکتہ کے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے صدر کانگرس مسٹر بوس نے کہا۔ دنیا میں اس وقت جو حالات رونما ہو رہے ہیں۔ یہ ہندوستان کے لئے نہایت ہی سازگار اور مفید ہیں۔ ہمیں اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہئیے ہندوستان کسی جنگ میں جو امپیریلزم کی خاطر لڑی جائے گی۔ ہرگز حصہ نہیں لے گا۔ اور اگر ہندوستان کے ذرائع کو برطانوی مفاد کے لئے استعمال کیا گیا۔ تو ہم اس کی سخت مخالفت کریں گے۔ بین الاقوامی حالات سے جنگ ناگزیر نظر آتی ہے۔ خواہ وہ جلد ہو یا بدیر۔ اس لئے ہمیں چاہئیے۔ کہ اپنے مطالبات کو پورے زور کے ساتھ حکومت برطانیہ کے پیش کر دیں۔ اس وقت ہمیں اتنی طاقت اور اہمیت حاصل ہو چکی ہے۔ کہ حکومت ہمارے مطالبات کو رد کرنے کی جرأت نہیں کرے گی۔ اس کے مفاد کا تقاضا یہی ہے کہ وہ جہاں تک ہو سکے۔ ہمیں مطمئن کرے۔

ہڑپہ میں آثار قدیمہ

ہڑپہ ضلع منٹگمری میں ایک پرانا قصبہ ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کے ایک قبرستان کی کھدائی پر بعض ایسی اشیاء برآمد ہوئی ہیں۔ جو قدیم تاریخ کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالتی ہیں۔ اور ماہرین آثار قدیمہ کا خیال ہے۔ کہ یہ چیزیں تین ہزار سال قبل مسیح کی ہیں۔ بعض انسانی ڈھانچے برآمد ہوئے ہیں۔ جن سے اس زمانہ کے انسانوں کی ڈیل ڈول اور نقوش وغیرہ کا پتہ چلتا ہے۔ عورتوں کے پہننے کے بعض زیورات بھی برآمد ہوئے ہیں۔ بعض مٹی کے برتن اور اسی قسم کی دیگر ضروریات کی اشیاء بھی ملی ہیں۔ جو ہزارہا سال پہلے کے پنجاب کے تمدن کا پتہ دیتی ہیں۔ ان میں سے بعض اشیاء تو لاہور کے عجائب گھر میں محفوظ رکھ دی گئی ہیں۔ اور بعض مزید تحقیق کے لئے کلکتہ بھیج دی گئی ہیں جس سے ایک مقصد یہ بھی ہے۔ کہ صوبہ پنجاب کے آثار قدیمہ کی کھدائی کی تحریک کو عام کیا جا سکے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ اس صوبہ میں تاریخی یادگاریں بکثرت مدفون ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھوتوں کا عجیب مطالبہ

۲۴ اپریل کو لائل پور میں اچھوتوں کا ایک جلسہ ہوا جس میں ان کے ایک لیڈر طوطا سنگھ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم ہندوستان میں اپنی جداگانہ اور مستقل حیثیت منوا کر دم لیں گے۔ کانگرس اور مہاسبھا کی عیارانہ چالوں سے اب ہم بخوبی آگاہ ہو چکے ہیں۔ اگر ہندو لیڈروں کو ہمارے ساتھ کوئی ہمدردی ہے۔ تو انہیں چاہئیے۔ کہ ہندوستان کے چار صوبے ہمارے لئے مخصوص کر دیں۔ اس ملک کے جائز مالک ہم ہی ہیں۔ کیونکہ ہم ہی اصل باشندے ہیں۔ ہم نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ دوسروں کے سہارے زندہ رہنے کی پالیسی کو ترک کر دیا جائے۔ اور میدان عمل میں کود کر اپنے حقوق کی حفاظت کریں۔ اب یا تو ہم اپنے حقوق حاصل کر کے رہیں گے۔ اور یا پھر حرف غلط کی طرح مٹ جائیں گے۔

فرنٹیر اسمبلی کی کانگرس پارٹی میں انتشار

پنجاب اسمبلی کے پاس کردہ مارکٹنگ بل کی طرح کا ایک بل فرنٹیر اسمبلی میں بھی پیش ہے۔ بعض کانگرسی ممبر اس کے خلاف تھے۔ چنانچہ ایک کانگرسی ممبر ڈاکٹر گھوش نے کانگرس کے صدر مسٹر بوس کو اس کے متعلق تار دیا۔ اور مسٹر بوس نے مولانا ابوالکلام آزاد کے مشورہ سے ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم صوبہ سرحد کو بذریعہ تار

ہر ایک بیماری کا علاج بالکل مفت

خواہ کتنی ہی خطرناک بیماری کیوں نہ ہو۔ علاج بالکل مفت کیا جاتا ہے۔ خط وکتابت بالکل پوشیدہ رکھی جاتی ہے۔ احوال مفصل طور پر تحریر کرنا چاہئیے۔ علاج کرنے میں کوئی تکلیف محسوس نہ ہوگی صرف محصولڈاک کے واسطے آٹھ آنے کے ٹکٹ بھیجکر دوائی مفت کروا سکتے ہیں۔ سر سے پاؤں تک ہر ایک بیماری کا علاج بالکل مفت کیا جاتا ہے (المشتہر ہندوستانی دواخانہ جالندھر شہر پنجاب)

اہم ملکی حالات اور واقعات

ڈاکٹر کھارے اور پنڈت نہرو کا جھگڑا

کسی گذشتہ پرچہ میں لکھا جا چکا ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کے ایک مضمون کی بناء پر ڈاکٹر کھارے سابق وزیر اعظم سی۔پی نے اپنے وکیل کی معرفت انہیں نوٹس دیا تھا کہ وہ معافی مانگیں۔ ورنہ ان کے خلاف عدالتی چارہ جوئی کی جائے گی۔ اس کے جواب میں پنڈت جی نے انہیں لکھا ہے۔ کہ آپ میرے نقطہ نگاہ کو سمجھ نہیں سکے۔ میں نے تو صرف کانگرس کے بعض اندرونی حالات بیان کئے تھے۔ اور اس کے ضمن میں سی۔پی کی وزارت کے جھگڑے کو بطور مثال پیش کیا تھا۔ اور آپ کے متعلق صرف ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کا اظہار کیا تھا۔ آپ کی کسی قسم کی اخلاقی کمزوری کا اظہار نہیں کیا تھا۔ اور نہ آپ پر کوئی الزام لگایا تھا۔ اگر آپ کو کوئی شکایت ہے۔ تو آپ کو چاہیئے۔ کہ اپنا کیس آل انڈیا کانگرس کمیٹی یا کانگرس سشن کے سامنے رکھیں۔ اس معاملہ میں کسی عدالت سے فیصلہ کرانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اندرونی ایڈمنسٹریشن کے متعلق ورکنگ کمیٹی کے فیصلوں پر کسی عدالت کو خواہ وہ کتنی بڑی کیوں نہ ہو۔ فیصلہ دینے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ میں آپ سے کسی قسم کی معافی مانگنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ لیکن آپ کو یہ مشورہ دیتا ہوں۔ کہ آپ کانگرس کانسٹی ٹیوشن کے مطابق کام کریں۔

بہاولپور کی ایجی ٹیشن کے متعلق سرکاری بیان

ریاست بہاولپور میں جمعیتہ المسلمین کی طرف سے جو شورش برپا ہے۔ اس کے متعلق پبلسٹی آفیسر نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ ذمہ دار حکومت کے مطالبہ میں ہندو مسلمان متحد نہیں ہیں۔ اور مختلف مقامات پر جلسے منعقد کر کے اس سے بے تعلقی کے ریزولیوشن پاس کئے گئے ہیں۔ اس جمعیتہ کی پشت پر عوام کی کوئی طاقت نہیں۔ گرفتاریاں باغیانہ پمفلٹ کی اشاعت کی وجہ سے کی گئی ہیں۔ ورنہ حکومت نے رعایا کی متفقہ سیاسی، اخلاقی اور تعلیمی ترقی کی کوشش کرنے والی کسی تحریک کو طاقت کے زور سے کبھی نہیں دبایا۔ ہز ہائی نس اپنے ایک خاص فرمان کے ذریعہ ان مشکلات کو ظاہر فرما چکے ہیں۔ جو ذمہ دار حکومت کے مطالبہ پر غور کرنے کی راہ میں حائل ہیں۔ اور جن میں سے ایک اہم مشکل یہ ہے۔ کہ بعض امور میں حکومت برطانیہ کے ساتھ ریاست کے ایسے معاہدات ہو چکے ہیں۔ کہ جو اس قسم کی آزادی میں حائل ہیں۔ ریاست میں بے چینی اور بدامنی کی افواہیں بالکل غلط ہیں۔ یہاں بالکل امن و امان ہے۔

دوسری طرف یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ جمعیتہ المسلمین نے ریاست کو الٹی میٹم دیدیا ہے۔ کہ گرفتار شدگان کو فوراً رہا کیا جائے۔ ورنہ زبردست ایجی ٹیشن شروع کی جائے گی۔ یہ اعلان شائع شدہ تھا۔ جسے پولیس نے ضبط کر لیا ہے۔ گرفتار ہونے والوں نے ضمانتوں پر رہا ہونے سے انکار کر دیا ہے۔

صدر کانگرس کی تازہ تقریر

۲۶ اپریل کو کلکتہ کے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے صدر کانگرس مسٹر بوس نے کہا۔ دنیا میں اس وقت جو حالات رونما ہو رہے ہیں۔ یہ ہندوستان کے لئے نہایت ہی سازگار اور مفید ہیں۔ ہمیں اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے ہندوستان کسی جنگ میں جو امپیریلزم کی خاطر لڑی جائے گی۔ ہرگز حصہ نہیں لے گا۔ اور اگر ہندوستان کے ذرائع کو برطانوی مفاد کے لئے استعمال کیا گیا۔ تو ہم اس کی سخت مخالفت کریں گے۔ بین الاقوامی حالات سے جنگ ناگزیر نظر آتی ہے۔ خواہ وہ جلد ہو یا بدیر۔ اس لئے ہمیں چاہیئے۔ کہ اپنے مطالبات کو پورے زور کے ساتھ حکومت برطانیہ کے پیش کر دیں۔ اس وقت ہمیں اتنی طاقت اور اہمیت حاصل ہو چکی ہے۔ کہ حکومت ہمارے مطالبات کو رد کرنے کی جرأت نہیں کرے گی۔ اس کے مفاد کا تقاضا یہی ہے کہ وہ جہاں تک ہو سکے۔ ہمیں مطمئن کرے۔

ہڑپہ میں آثار قدیمہ

ہڑپہ ضلع منٹگمری میں ایک پرانا قصبہ ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کے ایک قبرستان کی کھدائی پر بعض ایسی اشیاء برآمد ہوئی ہیں۔ جو قدیم تاریخ کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالتی ہیں۔ اور ماہرین آثار قدیمہ کا خیال ہے۔ کہ یہ چیزیں تین ہزار سال قبل مسیح کی ہیں۔ بعض انسانی ڈھانچے برآمد ہوئے ہیں۔ جن سے اس زمانہ کے انسانوں کی ڈیل ڈول اور نقوش وغیرہ کا پتہ چلتا ہے۔ عورتوں کے پہننے کے بعض زیورات بھی برآمد ہوئے ہیں۔ بعض مٹی کے برتن اور اسی قسم کی دیگر ضروریات کی اشیاء بھی ملی ہیں۔ جو ہزارہا سال پہلے کے پنجاب کے تمدن کا پتہ دیتی ہیں۔ ان میں سے بعض اشیاء تو لاہور کے عجائب گھر میں محفوظ رکھ دی گئی ہیں۔ اور بعض مزید تحقیق کے لئے کلکتہ بھیج دی گئی ہیں جس سے ایک مقصد یہ بھی ہے۔ کہ صوبہ پنجاب کے آثار قدیمہ کی کھدائی کی تحریک کو عام کیا جا سکے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ اس صوبہ میں تاریخی یادگاریں بکثرت مدفون ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھوتوں کا عجیب مطالبہ

۲۴ اپریل کو لائل پور میں اچھوتوں کا ایک جلسہ ہوا جس میں ان کے ایک لیڈر طوطا سنگھ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم ہندوستان میں اپنی جداگانہ اور مستقل حیثیت منوا کر دم لیں گے۔ کانگرس اور مہاسبھا کی عیارانہ چالوں سے اب ہم بخوبی آگاہ ہو چکے ہیں۔ اگر ہندو لیڈروں کو ہمارے ساتھ کوئی ہمدردی ہے۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ ہندوستان کے چار صوبے ہمارے لئے مخصوص کر دیں۔ اس ملک کے جائز مالک ہم ہی ہیں۔ کیونکہ ہم ہی اصل باشندے ہیں۔ ہم نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ دوسروں کے سہارے زندہ رہنے کی پالیسی کو ترک کر دیا جائے۔ اور میدان عمل میں کود کر اپنے حقوق کی حفاظت کریں۔ اب یا تو ہم اپنے حقوق حاصل کر کے رہیں گے۔ اور یا پھر حرف غلط کی طرح مٹ جائیں گے۔

فرنٹیر اسمبلی کی کانگرس پارٹی میں انتشار

پنجاب اسمبلی کے پاس کردہ مارکٹنگ بل کی طرح کا ایک بل فرنٹیر اسمبلی میں بھی پیش ہے۔ بعض کانگرسی ممبر اس کے خلاف تھے۔ چنانچہ ایک کانگرسی ممبر ڈاکٹر گھوش نے کانگرس کے صدر مسٹر بوس کو اس کے متعلق تار دیا۔ اور مسٹر بوس نے مولانا ابوالکلام آزاد کے مشورہ سے ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم صوبہ سرحد کو بذریعہ تار

ہر ایک بیماری کا علاج بالکل مفت

خواہ کتنی ہی خطرناک بیماری کیوں نہ ہو۔ علاج بالکل مفت کیا جاتا ہے۔ خط و کتابت بالکل پوشیدہ رکھی جاتی ہے۔ احوال مفصل طور پر تحریر کرنا چاہیئے۔ علاج کرنے میں کوئی تکلیف محسوس نہ ہوگی صرف محصول ڈاک کے واسطے آٹھ آنے کے ٹکٹ بھیجکر دوائی مفت کرا سکتے ہیں۔ سر سے پاؤں تک ہر ایک بیماری کا علاج بالکل مفت کیا جاتا ہے (المشتہر) زندہ دل دواخانہ جالندھر شہر پنجاب